عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۵ | ۱۳ تا ۱۹ ذوالقعدہ ۱۴۴۷ھ مطابق یکم تا ۷ مئی ۲۰۲۶ء | شمارہ: ۱۷

حج و عُمرہ کا مسنون طریقہ

شکریہ پاکِستان

پاکِستان زندہ باد!

حُسنِ معاشرت اور مشورہ کی اہمیت

Website: www.khatmenubuwwat.net | www.khatm-e-nubuwwat.info | www.amtkn.com

Email: editorkn@yahoo.com

قربانی کے مسائل

س:.... کسی پر قربانی واجب نہ ہو لیکن وہ پھر بھی قرض لے کر قربانی کرے، تو اس پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے؟

ج:.... جس پر قربانی واجب ہو، اس کو تو ہر حال میں قربانی کرنی ہے، خواہ قرض لے کر ہی کرے، لیکن جس پر قربانی واجب نہیں لیکن وہ حصول اجر وثواب کی غرض سے قربانی کرنا چاہے اور اس کے لئے قرض سہولت سے مل سکتا ہو اور اس کی واپسی بھی سہولت سے ممکن ہے تو قرض لے کر قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س:.... ایک گائے میں چھ لوگ شریک ہو سکتے ہیں؟

ج:.... جی ہاں! چھ افراد بھی شریک ہو سکتے ہیں، لیکن ہر ایک کا حصہ مکمل ہونا چاہئے۔ مثلاً ایک شریک دو حصے لے لے اور باقی سب ایک ایک حصہ لیں۔

س:.... کیا گائے، بکرا وغیرہ دو دانت کا ہونا ضروری ہے؟

ج:.... بکرا، بکری: ایک سال اور گائے، بیل: دو سال، اونٹ پانچ سال کی عمر کا ہونا قربانی کے لئے شرط ہے۔ اگر قربانی کے جانور کی عمر ابھی پوری نہ ہوئی ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔ لہٰذا مدت پوری ہونے کے باوجود بھی اگر کسی جانور کے دانت نہ نکلیں تو بھی قربانی صحیح ہو جائے گی۔ عام طور سے مدت پوری ہونے پر دانت نکل آتے ہیں، جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر کچھ دانت گر گئے ہوں، لیکن زیادہ باقی ہوں تو اس کی قربانی درست ہے۔

فجر کی سنتوں کے بعد نفل نماز پڑھنا

س:...... کیا فجر کا وقت داخل ہو جانے پر فجر کی نماز کی سنت اور فرض کے درمیان نفل نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اسی طرح اگر فجر کی سنت باقی ہوں تو کیا فرض پڑھ کر سنت پڑھ سکتے ہیں؟

ج:...... نماز فجر کا وقت شروع ہو جانے پر پورے وقت میں (خواہ فرض سے پہلے ہو یا بعد میں) صرف فجر کی دو رکعت سنت اور دو فرض پڑھنے چاہئیں کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ سنت فرض سے قبل پڑھیں فجر کے فرض پڑھنے کے بعد نہیں پڑھ سکتے۔

”تسعة اوقات یکرہ فیها النوافل.... منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر.... ومنها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس۔“ (عالمگیری، ص:۵۳، ج:۱)

البتہ ان اوقات میں قضا عمری پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن وہ بھی مسجد میں لوگوں کے سامنے نہ پڑھیں بلکہ گھر میں ادا کریں۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۵ ۱۳ تا ۱۹ ذوالقعدہ ۱۴۴۷ھ مطابق یکم تا ۷ مئی ۲۰۲۶ء شمارہ:۱۷

سرپرست
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرمؔ، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

شکریہ پاکستان... پاکستان زندہ باد	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
حج وعمرہ کا مسنون طریقہ	۸	مولانا فضل الرحیم اشرفی
حسنِ معاشرت اور مشورہ کی اہمیت	۱۳	مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
حضرت بنوریؒ کا مشرقی افریقا کا سفر (۳)	۱۶	ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
۳۳واں ختم نبوت کورس، چناب نگر	۱۹	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد	۲۵	مولانا محمد سجاد
نعت شریف	۲۷	محترمہ بلقیس صاحبہ مرحومہ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۷۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط: ۱۶۵ فصل:....۸ھ کے واقعات

۶۲ تا ۱۱۷:....اسی سال فتحِ مکہ کے ایام میں مندرجہ ذیل حضرات اسلام لائے:

۱۔حارث بن ہشام بن مغیرہ المخزومی، ابوجہل کے حقیقی بھائی۔

۲۔وحشی بن حرب، حضرت حمزہؓ کے قاتل، اور بعض کے بقول یہ غزوۂ طائف کے بعد اسلام لائے۔

۳۔حکیم بن حزام بن خویلد، اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے، اسی فصل میں گزر چکا ہے کہ یہ فتحِ مکہ سے ایک دن پہلے مرالظہران میں اسلام لائے تھے۔

۴ تا ۸۔حکیم بن حزام کے صاحب زادے: ہشام، خالد، عبداللہ، یحییٰ۔ یہ اپنے والد حکیم بن حزام کے بعد اسلام لائے، اور ان کے ساتھ ان کی والدہ زینب بنتِ عوام بھی اسلام لائیں۔

۹۔ابووداعہ حارث بن عمیرہ بن سعید القرشی السہمی، یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت تک بقیدِ حیات رہے، اور یہ مطلب بن ابی وداعہ السہمی کے والد ہیں۔

۱۰۔مطلب بن ابی وداعہ۔

۱۱۔ابوجہم بن حذیفہ القرشی العدوی، ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے ''عبید'' اور بعض نے ''عامر'' بتایا ہے، یہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ماں شریک بھائی ہیں، اور یہ ابوجہم ہیں جن کی ''انبجانیہ'' کا قصہ صحیح بخاری وغیرہ میں مذکور ہے۔

۱۲۔یعلیٰ بن اُمیہ التمیمی، حلیفِ قریش، ان کو یعلیٰ بن منیّہ بھی کہا جاتا ہے، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں شریک ہوئے۔

۱۳۔عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ القرشی المخزومی، عیاش بن ابی ربیعہ کے بھائی، یہ فتحِ مکہ سے قبل اسلام لائے۔

۱۴۔ابوشریح الخزاعی الکعبی المدنی، فتحِ مکہ میں بحالتِ اسلام شرکت کی، ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے خویلد بن عمرو بتایا ہے اور بعض نے کچھ اور۔

۱۵۔سارہ قریش کی باندی، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خط جو قریش کے نام فتحِ مکہ سے کچھ پہلے لکھا گیا تھا، اس کے ہاتھ بھیجا گیا تھا، اس کے نام میں اختلاف ہے، جو پہلے گزر چکا ہے۔

۱۶۔ابوالسنابل بن بعلبک بن حارث القرشی العبدری، یہ شاعر تھے، اور سُبیعہ اسلمیہ کے نکاح کے سلسلے میں ان کا ایک قصہ ہے جو صحیح بخاری وغیرہ میں مذکور ہے۔(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

شکریہ پاکستان! پاکستان زندہ باد!

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

اسرائیل اپنی اصل کے اعتبار سے برطانیہ کا ناجائز بچہ تھا، جسے امریکا کو لے پالک کے طور پر دیا گیا۔ آج وہ بچہ اتنا ضدی، اناڑی اور اپنے لے پالک باپ پر اتنا حاوی ہوچکا ہے کہ اس کے کہنے پر دنیا بھر میں اضطراب، بے چینی اور جنگیں مسلط کی جارہی ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ امریکا نے اسرائیل کے کہنے پر ایران پر حملہ کردیا۔ آیت اللہ خامنہ ای سمیت فوج اور ملک کی صف اول کی قیادت اور فوجی سربراہان کو چند ہی دنوں میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، سمندر میں موجود ایران کے کئی جہازوں کو عملہ سمیت بمباری کرکے سمندر بُرد کردیا گیا، بچیوں کے اسکول پر حملہ کرکے ۱۶۳ بچیوں کو شہید کردیا، تیل کے کنوؤں، بجلی گھروں اور ریل کی پٹریوں کو اڑایا گیا، حتیٰ کہ امریکا نے چند گھنٹوں کا الٹی میٹم دے کر پوری ایرانی تہذیب کو ملیا میٹ کرنے کا کہہ دیا، شنید ہے کہ ایران پر ایٹم بم گرانے کا بھی پروگرام بنالیا گیا۔ ادھر ایران نے جوابی حملے کے طور پر خلیجی ممالک میں موجود امریکی اڈوں کو نشانہ بنانے کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ ان پر میزائیل بھی داغنا شروع کردیئے، اگر چند میزائیل اسرائیل کی طرف جاتے تو دہائیوں کی تعداد میں خلیجی ممالک پر بھی برستے، جس سے قطر، دبئ اور خاص کر سعودیہ میں لاتعداد میزائیل برسائے گئے۔ داد دینی پڑتی ہے سعودی عرب کے شاہ محمد بن سلمان کے صبر و تحمل کو کہ اتنے میزائیل گرنے کے باوجود انھوں نے جوابی ردِّعمل نہیں دیا۔

ان حالات میں پاکستان آگے آیا اور اس نے سعودی عرب سے دفاعی معاہدہ ہونے کے باوجود سعودیہ اور ایران دونوں کو صبر و تحمل سے کام لینے اور خلیجی ممالک میں جنگ پھیلانے کے اسرائیلی امریکی سازشی منصوبے کو ناکام بنانے کے لیے سفارَتی سطح پر کوششیں شروع کردیں۔ مصر، ترکیے، سعودی عرب اور پاکستانی وزرائے خارجہ کا اجلاس ہو یا روس، چین اور یورپی ممالک سے سفارَتی سطح پر رابطہ، پاکستان نے رات دن ایک کرکے 38 دنوں سے جاری جنگ کو رُکوانے کے لیے اپنی کوششیں تیز کردیں۔ ایک بار عمان نے دونوں کو بٹھایا، معاہدہ طے ہونے کے قریب تھا کہ امریکا نے ایک بار پھر بمباری کردی، ایران کو امریکا پر اعتماد نہ رہا، لیکن پاکستان کی اَن تھک کوششوں کے بعد پاکستان دونوں کو مذاکرات کے لیے آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جس پر ایران کے وزیرِ خارجہ نے ''شکریہ پاکستان! زندہ باد پاکستان'' کے الفاظ سے ٹویٹ کرکے پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ ایرانی عوام نے وزیر اعظم پاکستان، وزیرِ خارجہ اور فیلڈ مارشل پاکستان کے نام سے ترانے گائے، سعودی عرب اور مصر نے بھی پاکستان کی ان امن کوششوں پر ترانے بنائے اور اپنے اپنے میڈیا پر جاری کیے۔

پاکستانی تاریخ میں کئی مواقع اور لمحات ایسے آئے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور اپنی خاص عطا سے پاکستانی قوم کو بین الاقوامی طور پر عزت و افتخار اور اعزاز و انعام سے نوازا ہے، ۲۸ رمئی ۱۹۹۸ء کو ایٹمی دھماکے کرنے اور ایٹمی قوت بننے سے لے کر گزشتہ برس ۱۰ رمئی ۲۰۲۵ء کو بھارت کے خلاف ''بنیان مرصوص'' کے عنوان سے معرکہ ٔحق تک اللہ تعالیٰ نے پاکستانی قوم اور ملک کو فتح و کامرانی اور عزت و نام وَری کے اعزازات سے نوازا ہے۔ اسی کا تسلسل ہے کہ حال ہی میں ۱۱ راپریل ۲۰۲۶ء کو پاکستان کا نام پوری دنیا میں اس وقت گونجنے اور عزت و احترام سے لیا جانے لگا جب، ایران اور امریکا کے درمیان ۳۸ روز سے جاری جنگ جو تیسری عالمی جنگ میں تبدیل ہونے جارہی تھی اور خطے میں جوہری بم کے استعمال کے

خدشات جنم لینے لگے تھے، اس وقت پاکستان کی بھرپور کوششوں اور رات دن کی اَن تھک محنت سے دو ہفتوں کے لیے نہ صرف یہ کہ عارضی جنگ بندی کرادی، بلکہ دونوں فریقوں کو ۴۷ سال بعد اسلام آباد میں امن مذاکرات کی میز پر بھی لا بٹھایا، جس کی بنا پر دنیا بھر میں پاکستان کا نہ صرف یہ کہ امیج ابھر کر سامنے آیا، بلکہ پاکستان کی امن پسندی کی صحیح تصویر اور رخ بھی دنیا نے دیکھ لیا، جس کو ملک دشمن اب تک دھندلا کر دنیا کے سامنے پیش کرتے آرہے تھے۔ اس کا تمام تر کریڈٹ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف، نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ محترم جناب محمد اسحاق ڈار اور فیلڈ مارشل جناب حافظ سید عاصم منیر کو جاتا ہے، جنھوں نے فریقین کو مذاکرات کی میز پر بٹھانے کے لیے کلیدی کردار ادا کیا۔ جس پر انھیں جتنا بھی خراجِ تحسین پیش کیا جائے، کم ہے۔

اس وقت پوری دنیا میں پاکستان کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے، پاکستان کو امن کا پیغامبر تسلیم کیا جارہا ہے، دنیا بھر سے سربراہانِ ریاست فون کر کے پاکستان کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ بھارت کی انتہا پسند مودی حکومت نے پاکستان کو دہشت گرد ریاست ثابت کرنے کے لیے جتنا زور لگایا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے اثرات زائل ہو چکے ہیں اور خود بھارت کے انصاف پسند حلقے بھی پاکستان کی ثالثی کے کردار کو سراہ رَہے ہیں۔ پاکستان کو کل تک جو ایک سیکورٹی رسک ملک کے طور پر دکھایا جارہا تھا، مگر اس پاکستان نے اپنی بہترین سفارت کاری سے دنیا بھر میں خود کو قابلِ اعتماد میزبان اور بھروسے مند ثالث کے طور پر منوالیا ہے۔ اگرچہ آج سے چند سال پہلے تک پاکستان اپنی خارجی وداخلی مسلط کردہ لڑائیاں لڑنے میں مصروف رہا ہے، مگر عالمی جنگ بندی کروا کے پاکستان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم اپنی داخلی وخارجی مسلط کردہ جنگوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے امن کی بقا کے بھی ضامن بن چکے ہیں۔

امریکا اور ایران، جن کے درمیان ۴۷ سالوں سے جنگی حالات اور کشیدہ تعلقات چلے آرہے ہیں، پہلی بار مذاکرات کی میز پر اسلام آباد میں جمع ہوئے ہیں۔ ۱۱/اپریل بروز ہفتہ پاکستان پوری دنیا کی نگاہوں کا مرکز بن گیا، جب عالمی جنگ کے دو فریق آمنے سامنے بیٹھے، اگرچہ پورے طور پر بظاہر یہ مذاکرات کامیاب نہ ہو سکے، مگر امید کا دیا ابھی بھی روشن ہے۔ ان شاء اللہ! یہ عارضی جنگ بندی جلد مستقل جنگ بندی میں تبدیل ہو جائے گی۔

امریکا اس سے قبل جنگ عظیم اول ودوم میں بدمست ہاتھی بن کر جاپان، ویتنام، کویت، عراق، افغانستان، لیبیا، شام، مصر اور وینزویلا سمیت دنیا کے امن کو روندتا چلا آیا ہے۔ اپنی ۲۵۰ سالہ تاریخ میں ۲۰۰ سے زائد سال کسی نہ کسی جنگ یا فوجی تنازع میں ملوث رہا ہے، اور اب ایران پر جنگ مسلط کر کے وہاں بھی رجیم چینج چاہتا تھا۔ دیکھا جائے تو امریکا کے اس اقدام کے پیچھے اسرائیل کے مذموم عزائم ہیں، جو عالم اسلام کی واحد جوہری طاقت پاکستان کو نشانہ بنانا چاہتا ہے، تاکہ اس کے بعد عرب دنیا خصوصاً سعودی عرب پر چڑھائی کر سکے اور اپنی پارلیمان میں لگے نقشے کے مطابق مسلمانوں کے قلوب کے مرکز مدینہ طیبہ میں اپنے ناپاک قدم گھسا سکے۔ لیکن پہلے پاکستان نے ایران کی حمایت کر کے اسے ثابت قدم رکھا اور پھر پاک سعودی دفاعی معاہدے کے تحت اپنے جنگی جہاز سعودی ایئر بیسز پر اتار دیئے ہیں۔ الحمدللہ! یہ اعزاز بھی اس پاک دھرتی کے حصے میں آیا کہ ہمارے فوجی جوان حرمین شریفین کی حفاظت کا مقدس فریضہ انجام دیں گے۔ یہ دنیاوی اعزاز کے ساتھ ساتھ اخروی سرخروئی کا بھی باعث ہوگا، ان شاء اللہ!

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایران پر اس جنگی اقدام کی تمام یورپی ممالک نے مخالفت کی اور اس کی جانب سے بار بار امدادی اپیلوں پر کسی نے کان نہ دھرے، بلکہ سب نے صاف انکار کر دیا۔ اسی طرح عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب نے کمال تحمل وضبط کا مظاہرہ کیا ہے اور جنگ میں نہ کود کر اسے عالم اسلام کی باہمی لڑائی بننے سے بچالیا ہے۔ امریکی صدر کو سعودی ولی عہد عزت مآب جناب محمد بن سلمان سے بڑی توقعات تھیں، جو پوری نہ ہونے پر اس نے اپنی زبانی آلودگی سے انھیں گندا بھی کرنا چاہا، مگر وہ اس چال میں نہ آئے۔ درحقیقت امریکی صدر نے ثابت کیا کہ وہ سرتاپا مخرب الاخلاق اور مخبوط الحواس انسان ہے، جو اپنی خواہشات کی تکمیل ہر صورت چاہتا ہے، اور پوری نہ ہونے کی صورت میں پوری دنیا کے امن کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب امریکا کے اندر ہی سے اس کے خلاف آوازیں اٹھنا شروع ہو چکی ہیں، اس کا احتساب کرنے اور صدارت کے منصب

سے علیحدگی کے مطالبات کیے جارہے ہیں۔ وہ امریکا جو کل تک دوسرے ممالک کی حکومتیں بدل دیا کرتا تھا، آج اس کی اپنی بادشاہت کا تخت ہلنے لگا ہے اور موجودہ جنگ نے تو اس سے سپر پاور ہونے کا ٹائٹل بھی چھین لیا ہے۔

سابقہ امریکی وزیرِ خارجہ ہنری کلنٹن کے انکشاف کے مطابق اسرائیلی صدر نے کئی امریکی صدور کو ایران پر حملے کے لیے اُکسایا تھا، مگر وہ اس سے گریز کرتے رہے، وہ ان ملاقاتوں میں خود موجود رہی ہیں۔ مگر موجودہ امریکی صدر اپنی افتادِ طبع کے باعث اس جھانسے میں آ گئے اور وہ غلطی کر بیٹھے، جس کا خمیازہ اب خود امریکا کو بھی بھگتنا پڑ رہا ہے۔ امریکی جریدے نیویارک ٹائمز کے مطابق اس جنگ کے بعد امریکا اپنے اتحادیوں کا اعتماد کھوتا جارہا ہے۔ امریکی صدر نے کانگریس کی منظوری کے بغیر یہ جنگ شروع کی تھی، وہ اسرائیلی وزیر اعظم کے ہم خیال تھے کہ ایران میں عوامی بغاوت بھڑک اٹھے گی، جبکہ انھوں نے ایرانی مزاحمت کا سامنا کرنے یا آبنائے ہرمز کی بندش کی صورت میں تیل کی قیمتوں پر قابو پانے کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا۔

مسیحیوں کے سب سے بڑے پیشوا پوپ لیو نے بھی امریکی صدر کو باز آ جانے کا مشورہ دیا ہے، مگر اس خونخوار بلا کے سر پر مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا بھوت سوار ہے۔ شاید یہ وہی بھوت ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ: ’’لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔‘‘ بہر حال! جو بات بھی ہو، مگر یہ حقیقت ہے کہ اس جنگ نے امریکا کو عالمی تنہائی کا شکار کر دیا ہے اور امید ہے کہ اس کے بعد وہ کسی مسلم ملک پر جارحیت کی ہمت نہ کرے گا۔ ایک طرف امریکی وزیر جنگ کہتا ہے کہ ہم یہ لڑائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خاطر لڑ رہے ہیں تو دوسری جانب امریکی صدر نے حال ہی میں ایک پوسٹر پر خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روپ میں (نعوذ باللہ) پیش کیا ہے، جسے عیسائی مذہب کے افراد نے بھی ناپسند کیا ہے، مگر ہمارا خیال ہے کہ امریکی وزیر جنگ کا اشارہ اسی پوسٹر کی جانب ہوگا، کیونکہ امریکا کا سب سے طاقتور ادارہ کانگریس جس جنگ کے خلاف ہے، وہ جنگ امریکی صدر کے جنگی جنون کی تسکین ہی کا سامان ہوسکتی ہے۔

امریکا نے اب تک کئی ملکوں کی حکومتوں کو انصاف اور انسانی حقوق کے نام پر اجاڑا ہے۔ صدام حسین، معمر قذافی، محمد مرسی سمیت کئی مسلم لیڈروں کو تخت سے تختے تک پہنچایا ہے۔ آج وقت ہے کہ ٹرمپ کا محاسبہ کیا جائے اور اس سے ان جنگوں کا حساب لیا جائے، جس میں کئی مظلوموں کو اس نے اپنی ذاتی خواہش کی بھینٹ چڑھا دیا، حتیٰ کہ امت مسلمہ کے لیے رمضان کے مقدس مہینے کا احترام نہ کیا، ایران پر چڑھ دوڑا، اسکول کی معصوم بچیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور عمارت کے اسی حصے پر حملہ آور ہوا جو عبادت کے لیے مخصوص تھا اور جہاں انھوں نے پناہ لی تھی۔ جنگوں میں بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور عبادت گاہوں کے احترام و حفاظت کا سبق ہر مذہب میں پڑھایا جاتا ہے، لیکن دہشت گرد امریکا نے وہ ساری حدیں بھی پھلانگ دیں۔ کیا انسانی حقوق کے اداروں اور انصاف کے علَم برداروں کو اس کا نوٹس نہیں لینا چاہیے؟

حالیہ جنگ بندی کے باوجود اسرائیل مسلم اکثریتی ملک لبنان پر وحشیانہ بمباری جاری رکھے ہوئے ہے، اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی جیلوں میں مظلوم فلسطینیوں کے خلاف صہیونی طاقتوں نے سزائے موت کا نیا بل منظور کر لیا ہے، اسرائیلی وزیر دندناتے ہوئے مسجد اقصیٰ کا تقدس پامال کرتا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ فلسطینیوں کے بدن سے بس ان کی روحوں کو الگ کرنا باقی ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ ایران، امریکا جنگ بندی کے ساتھ ساتھ لبنان اور فلسطین پر اسرائیلی مظالم کی روک تھام کے لیے اپنا کردار ادا کرے، کیونکہ موجودہ حالات میں جہاں پاکستان کی بہترین خارجہ پالیسی اور اعتماد سازی فریقین کو مذاکرات کی میز پر بٹھا سکتی ہے، وہاں دونوں فریقوں میں کچھ اپنی شرائط پر امن معاہدہ بھی ان شاء اللہ! کرا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی عزت اور نام وَری میں اَور اضافہ فرمائے، ہماری سیاسی و عسکری قیادت کی ان کاوشوں کو مزید ثمر آوَر فرمائے اور اس کے مثبت نتائج پوری دنیا میں عام فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو معاشی استحکام نصیب فرمائے، داخلی و خارجی فتنوں اور آفات سے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین!

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین!

حج وعمرہ کا مسنون طریقہ

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور اس میں نہ تو گالی گلوچ سے کام لیا اور نہ کسی فسق کا ارتکاب کیا، یہ گناہوں سے یوں پاک ہوگیا جیسے نوزائیدہ بچہ۔‘‘

آپ کو مبارک ہو کہ آپ کا نام ان لوگوں میں شامل ہوگیا ہے جنہیں عنقریب اللہ کے گھر کے حج اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت نصیب ہوگی۔ اللہ نے آپ کو کتنے بڑے احسان سے نوازا ہے، آپ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔ اس کا اندازہ وہ لوگ کرسکتے ہیں جو حج کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں لیکن اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

آج سے ہی حج کی تیاری شروع کردینی ہے۔ سب سے پہلا کام جو آپ نے کرنا ہے وہ یہ ہے کہ دو نفل شکرانہ ادا کریں۔ آپ کے جذبات تشکر سے اتنے لبریز ہوجائیں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں۔ حج کی تیاری یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ حج کے معنی کیا ہیں۔ حج کے معنی ہیں ’’ارادہ کرنا‘‘۔ حج بیت اللہ یعنی مخصوص اعمال کی بجا آوری کے لیے بیت اللہ شریف کا ارادہ کرنا۔

حج کی تیاری یہ ہے کہ پہلی فرصت میں کتابیں خریدنی ہیں۔ یاد رکھیے کہ حج کے بارے میں آپ کا مطالعہ جتنا وسیع ہوگا آپ کو حج کا اتنا ہی زیادہ لطف آئے گا۔ آپ کے پاس قرآنی اور مسنون دعاؤں کی کتاب بھی ہونی چاہیے۔ جتنی بھی دعائیں آپ یاد کرسکتے ہیں کرلیں۔ اس کے ساتھ ہی مناسکِ حج کی تربیت حاصل کریں۔

حج تین قسم کے ہوتے ہیں اور ان کو (۱) حجِ قِران، (۲) حجِ اِفراد اور (۳) حجِ تمتّع کہتے ہیں۔ پاکستانی حجاج عموماً حجِ تمتّع کرتے ہیں، لہٰذا اس کا آسان مختصر طریقہ یہ ہے:

عمرہ کا تفصیلی طریقہ

اِحرامِ عمرہ کی نیت (فرض):

ایئرپورٹ پہنچ کر اِحرام کی چادریں پہن لیں، پھر دو رکعت نفل ادا کریں، پھر آپ عمرہ کے اِحرام کی نیت کریں کہ میں اب عمرہ کا اِحرام باندھتا ہوں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور زبان سے بھی نیت کے یہ الفاظ کہیں: ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔‘‘

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

اس کے بعد تلبیہ پڑھیں:

’’لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ‘‘

ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے اللہ، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں اور تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا ضروری ہے اور تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔ مرد بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں۔ تلبیہ کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔‘‘

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت مانگتا ہوں، اور آپ کے غصہ اور دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

اب آپ کا اِحرام بندھ گیا اور آپ پر اِحرام کی پابندیاں لگ گئیں۔ اِحرام چادروں کا نام نہیں بلکہ نیت کرکے تلبیہ پڑھنے کا نام ہے اور یہ چادریں اِحرام کا لباس کہلاتی ہیں۔

نیز نیت اور تلبیہ اس وقت پڑھیں جس وقت جہاز پرواز کرجانے کا یقین ہوجائے۔

خواتین کے اِحرام کا طریقہ:

خواتین غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے جس رنگ کے چاہیں پہن لیں اوپر کوئی ڈھیلا عباء یا برقع پہن لیں اور سر کے اوپر اسکارف پہن کر بالوں کو چھپا لیں۔

دو رکعت نفل ادا کرے، پھر تین بار تلبیہ پڑھے اور عمرہ کی نیت کر لے۔

خواتین میں یہ مشہور ہے کہ سر کے اوپر جو رومال لپیٹتی ہیں، اسی رومال کے اوپر مسح کر لیتی ہیں۔ یاد رکھیے! اگر کسی خاتون نے بالوں کی بجائے اس رومال یا اسکارف پر مسح کیا تو اس کا وضو نہیں ہوگا اور جب وضو نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس لیے خواتین وضو کرتے وقت اس رومال کو کھول کر بالوں پر مسح کریں، پھر دوبارہ رومال باندھ لیں، اس سے اِحرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اگر کوئی خاتون ناپاکی کی حالت میں ہے تو اِحرام باندھتے وقت مستحب یہ ہے کہ نظافت اور صفائی کے لیے غسل کر لے، یہ غسل طہارت کے لیے نہیں۔ اِحرام کے نوافل نہ پڑھے۔ یہ بھی اِحرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، اب اس کا بھی اِحرام بندھ گیا اور اِحرام کی پابندیاں لگ گئیں۔

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جب تک پاک نہ ہو جائے مسجد حرام میں نہ جائے، نہ نمازیں پڑھے، نہ قرآن کریم پڑھے، نہ بیت اللہ کا طواف کرے، بلکہ اپنی قیام گاہ پر ہی رہے، البتہ ذکر کر سکتی ہے، تسبیحات اور درود شریف وغیرہ پڑھ سکتی ہے، پاک ہونے کے بعد سب کام انجام دے۔

اِحرام کی پابندیاں:

جب کسی مرد نے اِحرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو اس پر اِحرام کی یہ پابندیاں لگ گئیں:

(۱) پہلی پابندی یہ ہے کہ مرد اِحرام کی حالت میں کسی قسم کا سلا ہوا کپڑا نہیں پہنیں گے۔ البتہ چادر تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو چادر کی جگہ دوسری چادر ہی استعمال کریں۔ اس لیے اپنے ساتھ ایک دو چادریں زائد لے جائیں۔

البتہ خواتین ہر قسم کا سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں۔ عورت کو سر کے بال چھپانا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا اِحرام کے وقت دوپٹہ کی جگہ رومال بندھوایا جاتا ہے تاکہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے۔ اس رومال کے اتارنے اور کھولنے سے اِحرام نہیں ٹوٹتا، اس لیے خواتین وضو کرتے وقت رومال کھول کر بالوں پر مسح کریں۔

(۲) دوسری پابندی یہ ہے کہ مرد اِحرام کی حالت میں اپنا چہرہ اور سر نہیں ڈھانپے گا۔ رات کو سوتے وقت بھی سر اور چہرہ کھلا رہے گا۔ جبکہ خاتون صرف چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خواتین کو پردہ نہ کرنا چاہیے۔ خواتین پردہ کریں، بلکہ خواتین کو حج میں پردہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، اس لیے کہ حرم کے اندر جس طرح نیکی کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے، اس طرح وہاں گناہ کرنے کا وبال بھی بڑھ جاتا ہے۔ بے پردگی کی وجہ سے خواتین مردوں کی بدنگاہی کا سبب بنتی ہیں، اس طرح خواتین خود بھی گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں اور دوسروں کے لیے بھی گناہ کا سبب بنتی ہیں۔ اس لیے خواتین کو وہاں پردے کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، لیکن پردہ اس طرح کریں کہ کپڑا چہرے کو نہ چھوئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سر کے اوپر کوئی چھجا نما چیز رکھ کر اس کے اوپر کپڑے کو چہرے کے سامنے اس طرح لٹکائیں کہ وہ کپڑا چہرے سے دور رہے اور پردہ بھی ہو جائے۔ دھوپ سے بچنے کے لیے جو ٹوپیاں (P-Cap) وغیرہ بازار میں ملتی ہیں وہ بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

(۳) تیسری پابندی یہ ہے کہ اِحرام کی حالت میں مرد و عورت بدن کے کسی حصے کے بال نہ کاٹیں گے، نہ مونڈیں گے، اور نہ توڑیں گے۔ مرد وضو کرتے وقت چہرے پر آہستہ ہاتھ پھیریں۔ اِحرام کی حالت میں وضو یا غسل کرتے وقت بدن اور سر کو زور سے نہ رگڑیں، اگر رگڑنے کی وجہ سے بال ٹوٹیں گے تو صدقہ دینا ہوگا۔ پس اگر تین بال سے زیادہ ہو تو صدقہ میں پونے دو سیر گیہوں (گندم) دے دیں اور اگر تین بال یا اس سے کم ہو تو پھر کوئی معمولی صدقہ بھی کافی ہے۔ اگر کسی شخص کے بال خود بخود گر جاتے ہوں تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، احتیاطاً: کچھ دے دے تو بہتر ہے۔

(۴) چوتھی پابندی یہ ہے کہ حالت اِحرام میں مرد و عورت ناخن نہیں کاٹیں گے۔

(۵) پانچویں پابندی یہ ہے کہ حالت اِحرام میں مرد و عورت دونوں کے لیے ہر قسم کی خوشبو لگانا منع ہے۔ البتہ نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے سے پہلے ہلکی سی خوشبو بدن اور کپڑوں پر لگا سکتے ہیں، بلکہ اس وقت خوشبو لگانا مستحب

ہے،لیکن اس کا نشان اور دھبہ باقی نہ رہے۔ حتیٰ کہ خوشبودار میوے کوسونگھنا بھی مکروہ ہے۔

(۶) چھٹی پابندی یہ ہے کہ حالت اِحرام میں مرد حضرات دستانے اور موزے استعمال نہیں کریں گے۔اس طرح ایسا بند جوتا بھی نہیں پہنیں گے جس میں پاؤں کے اوپر کی درمیانی ہڈی اور دائیں اور بائیں طرف کا حصہ چھپ جائے۔اس لیے یا تو کھلا جوتا پہنیں یا ہوائی چپل پہنیں۔ البتہ خواتین دستانے ، موزے اور بند جوتا پہن سکتی ہیں۔

(۷) اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہے تو اِحرام کی حالت میں بیوی کے ساتھ شہوت کی بات کرنا حرام ہے۔

مندرجہ بالا تمام پابندیاں اِحرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینے کے بعد فوراً لگ جائیں گی۔

عمرہ کا پہلا کام: طواف اور اس کا طریقہ (فرض):

عمرہ کا سب سے پہلا کام طواف ہے، طواف کے لیے وضو ضروری ہے،اس لیے مسجد حرام میں باوضو آئیں۔طواف شروع کرنے کے لیے آپ بیت اللہ کے اس کونے کے سامنے آجائیں جس میں حجرِ اسود لگا ہوا ہے، اور وہاں آکر اس طرح کھڑے ہوں کہ حجرِ اسود کا کونا آپ کے داہنی طرف رہے اور آپ کا چہرہ بیت اللہ کی طرف ہو۔آپ نیت کریں کہ میں عمرہ کے طواف کے سات چکر اللہ تعالیٰ کے لیے لگاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائے اور قبول فرمائے۔نیت کرنے کے بعد اب آپ اپنا سیدھا مونڈھا کھول لیں اور احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں۔ اس کو ’’اضطباع‘‘ کہتے ہیں۔ اس طواف کے ساتوں چکروں میں یہ مونڈھا کھلا رکھنا سنت ہے۔جب سات چکر پورے ہو جائیں تو پھر چادر کو دونوں مونڈھوں پر ڈال لیں۔

حجرِ اسود کا استقبال:

نیت اور اضطباع کرنے کے بعد اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجائیں۔اس وقت آپ کا سینہ بالکل حجرِ اسود کے سامنے ہوگا۔ یہاں کھڑے ہو کر پہلے آپ حجرِ اسود کا استقبال کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں جس طرح نماز میں تکبیر تحریمہ میں اٹھاتے ہیں۔ اور تکبیر یہ کہیں:

’’بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔‘‘

تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، یہ حجرِ اسود کا استقبال ہوگیا۔

حجرِ اسود کا ’’استلام‘‘:

اس کے بعد آپ حجرِ اسود کا ’’استلام‘‘ کریں۔ استلام یہ ہے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ دوسرا یہ کہ حجرِ اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چوم لیں۔لیکن آپ آج ان دونوں طریقوں سے استلام نہ کریں، اس لیے کہ اس وقت آپ حالت اِحرام میں ہیں اور حالت اِحرام میں خوشبو لگانا جائز نہیں، اور حجرِ اسود پر عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے۔اس لیے آج آپ حجرِ اسود کا استلام صرف اشارہ سے کریں اور یہ طریقہ بھی سنت ہے۔ حجرِ اسود کے سامنے جہاں کھڑے ہیں وہیں سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے ایک بار حجرِ اسود کی طرف اس طرح اشارہ کریں جیسے آپ حجرِ اسود پر ہاتھ رکھ رہے ہوں۔ اشارہ کرتے وقت ’’بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ‘‘ کہیں اور پھر ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ یہ حجرِ اسود کا استلام ہوگیا۔

طواف میں ان باتوں کا خیال رکھیں:

اس کے بعد آپ حجرِ اسود کے سامنے کھڑے کھڑے سیدھے ہاتھ کی طرف اپنے پاؤں کا رخ موڑ لیں اور دائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف کرنا شروع کر دیں۔طواف کے دوران ان باتوں کا خیال رکھیں:

(۱) ایک طواف میں سات چکر ہوتے ہیں، ہر چکر حجرِ اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو گا۔اس طرح سات چکر لگائے جائیں گے۔

(۲) شروع کے تین چکروں میں مرد ’’رمل‘‘ کریں گے۔ اس طواف میں رمل کرنا سنت ہے۔رمل کا مطلب یہ ہے کہ سینہ نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر پہلوانوں کی طرح چلیں۔ بعد کے چار چکروں میں اطمینان سے چلیں۔ اگر کوئی شخص پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائے تو بعد کے صرف دو چکروں میں رمل کرے۔خواتین رمل نہیں کریں گی۔

(۳) ہر چکر میں جب حجرِ اسود کے سامنے پہنچیں تو اسی طرح استلام کریں جس طرح طواف شروع کرتے وقت کیا تھا۔

(۴) حجرِ اسود والے کونے سے پہلے کونے کو ’’رکنِ یمانی‘‘ کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ طواف کے دوران جب رکنِ یمانی پر

پہنچتے ہیں تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! اس طرح ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ اور بدعت ہے۔صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر رکنِ یمانی کو ہاتھ لگا سکتے ہوں اور اس پر خوشبو لگی ہوئی نہ ہو تو اس صورت میں رکنِ یمانی کو دونوں ہاتھ لگائیں یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں۔مگر صرف بایاں ہاتھ نہ لگائیں اور نہ سامنے کھڑے ہوکر اس کی طرف اشارہ کریں، اور نہ رکنِ یمانی کو بوسہ دیں۔

(۵) رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک ''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار'' پڑھیں۔

(۶) طواف کے دوران حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے دوسرے حصوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔

(۷) طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف دیکھنا یا پشت کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۸) جب سات چکر پورے ہو جائیں تو ساتویں چکر کے ختم پر حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کریں۔ یاد رکھیے! پہلا استلام اور آٹھواں استلام سنتِ مؤکدہ ہے اور درمیان کے استلام سنت یا مستحب ہیں۔اب آپ کے عمرہ کا پہلا کام یعنی ''طواف'' مکمل ہو گیا۔

طواف کے بعد کے تین ضمنی کام:

طواف سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو تین ضمنی کام کرنے ہیں۔ یہ تینوں کام ہر طواف کے بعد کرنے ہیں چاہے وہ عمرہ کا طواف ہو یا حج کا یا نفلی طواف ہو۔

(۱) ''ملتزم'' پر حاضری اور دعا:

طواف کے بعد پہلا کام یہ ہے کہ آپ ملتزم شریف کے سامنے آجائیں۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجرِ اسود والے کونے کے درمیان کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں۔ چونکہ عام طور پر لوگ ملتزم پر بھی خوشبو لگا دیتے ہیں اور آپ اس وقت حالت اِحرام میں ہیں، اس لیے آپ اس وقت ملتزم کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ اس سے چمٹیں، بلکہ ملتزم کے سامنے جتنا قریب ممکن ہو کھڑے ہو کر خوب الحاح وزاری سے دعا کریں، یہ قبولیتِ دعا کا خاص مقام ہے۔لوگ ملتزم سے چمٹنے کے لیے اور حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لیے دھکم پیل کرتے ہیں۔ ایسا کرنا جائز نہیں، کسی مسلمان کو ایذاء پہنچا کر یہ کام کرنا خسارہ کا سودا ہے۔ اور بڑی شرم و غیرت کی بات یہ ہے کہ مردوں کے ہجوم میں خواتین بھی حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لیے گھس جاتی ہیں اور ان کو اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ وہ نامحرم مردوں کے درمیان بھنچ رہی ہیں، نامحرموں کے جسم سے جسم لگانا بدترین گناہ ہے۔

(۲) طواف کا دوگانہ پڑھنا (واجب):

دوسرا ضمنی کام کہ طواف کا دوگانہ پڑھیں۔ یہ دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے قریب (جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ''نقشِ پا'' شوکیس میں رکھا ہے) پڑھنا افضل ہے۔اس کے قریب جگہ نہ ملے تو پیچھے ہٹ کر اس کی سیدھ میں پڑھ لیں اور نیت یہ کریں کہ میں طواف کا دوگانہ پڑھتا ہوں۔ پہلی رکعت میں ''قل یا ایھا الکافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا افضل ہے۔ ان کے علاوہ دوسری سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) زم زم پینا اور دعا کرنا (سنت):

تیسرا کام یہ ہے کہ آپ زم زم پئیں اور دعا کریں۔ اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔''

عمرہ کا دوسرا کام: صفا مروہ کی سعی (واجب):

سعی شروع کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر حجرِ اسود کا استلام کریں۔ یہ حجرِ اسود کا نواں استلام ہوگا۔طواف کے دوران آٹھ مرتبہ آپ پہلے استلام کر چکے ہیں۔

استلام کرنے کے بعد صفا پہاڑی کی طرف آئیں اور یہ پڑھیں: ''اَبْدَءُ بِمَا بَدَا اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰه۔'' صفا پہاڑی پر اتنا چڑھیں کہ وہاں سے بیت اللہ شریف نظر آئے، بعض لوگ اوپر پیچھے دیوار تک چلے جاتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔ آپ کو بعض محرابوں کے درمیان سے بیت اللہ شریف نظر آئے گا وہاں کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کو دیکھ کر تین بار ''اللہ اکبر'' کہیں اور پھر ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر'' پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں اور دعا کریں۔ یہ قبولیتِ دعا کی خاص جگہ ہے۔

دعا کرنے کے بعد نیت کریں کہ میں اللہ کے لیے عمرہ کی صفا مروہ کی سعی کرتا ہوں۔ اور صفا سے مروہ کی طرف چلیں۔ درمیان میں

دو، ہرے رنگ کے ستون آئیں گے جن کو ''مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن'' کہتے ہیں۔ ان پر ہرے رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ مرد حضرات ان دونوں ستونوں کے درمیان جھپٹ کر چلیں اور خواتین ان ستونوں کے درمیان بھی اطمینان کے ساتھ چلیں۔ مروہ پہنچ کر آپ کا ایک چکر پورا ہوگیا۔ مروہ پر بھی بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور دعا کریں۔ مروہ سے بیت اللہ کی عمارت نظر نہیں آتی، لیکن اُدھر منہ کر کے دعا کریں۔ دعا کرنے کے بعد پھر صفا کی طرف آئیں، یہ آپ کا دوسرا چکر ہوگیا۔ پھر صفا پر دعا کرنے کے بعد مروہ کی طرف چلیں۔ یہ تیسرا چکر ہو گیا۔ اس طرح سات چکر لگائیں۔ ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔ ہر چکر میں صفا پر بھی دعا کریں اور مروہ پر بھی اور ہرے ستونوں کے درمیان مرد تیز چلیں۔

صفا اور مروہ کے درمیان کی ایک مختصر سی جامع دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔''

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر پورے ہو جانے کے بعد شکرانہ کی دو رکعت پڑھ لیں۔ ان کے لیے مقامِ ابراہیم پر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ عمرہ کا دوسرا کام ہو گیا۔

عمرہ کا تیسرا کام: سر کے بال منڈوانا یا کترانا (واجب):

صفا، مروہ کی سعی کے بعد عمرہ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا ہے۔

کتنے بالوں سے قصر کروانا (یا کتروانا) ضروری ہے؟ بال کتروانے میں لوگ بہت غلطی کرتے ہیں، اس لیے اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ پورے سر کے بالوں میں سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا افضل ہے۔ لوگ ذرا ذرا سے بال ایک طرف سے کتروا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہمارا واجب ادا ہو گیا، حالانکہ اس طرح کٹوانے سے نہ تو چوتھائی سر کے بالوں میں سے بال کٹتے اور نہ ہی ایک پورے کے برابر کٹتے ہیں۔ یاد رکھیے! اس طرح بال کٹوانے سے واجب ادا نہیں ہوتا اور ایسے لوگوں پر دم واجب ہوتا ہے۔ اس میں احتیاط کیجیے۔

آپ سنت کے مطابق یا تو پورے سر کے بال منڈوا لیں، جس کو حلق کہتے ہیں۔ یا اگر بال لمبے ہیں یا پٹے ہیں اور اس میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائے جا سکتے ہیں تو پھر پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں تاکہ سنت کے مطابق قصر ہو جائے۔

خواتین بھی بال کتروانے میں غلطی کرتی ہیں:

خواتین کے لیے بھی کم از کم سر کے چوتھائی حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوانا واجب ہے۔ وہ بالوں کی ایک لٹ پکڑ کر اس میں سے ذرا سے بال کاٹ لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہمارا واجب ادا ہو گیا۔ یاد رکھیے! ایک لٹ میں سے بال کاٹنے کی صورت میں چوتھائی سر کے بالوں میں سے نہیں کٹتے۔

اس لیے خواتین کے لیے بال کٹوانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ بال کھول کر لٹکائیں، اور تمام بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں، تاکہ سنت کے مطابق قصر ہو جائے۔ اور اپنے محرم سے کٹوائیں، یا خود کاٹ سکتی ہوں تو خود کاٹ لیں اور کسی نامحرم سے نہ کٹوائیں۔

یہ عمرہ کا تیسرا کام ہو گیا اور آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا۔ اِحرام کی جو پابندیاں آپ پر لگی تھیں وہ بال کٹوانے کے بعد سب ختم ہو گئیں۔ اب آپ غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن لیں اور خوشبو وغیرہ لگا لیں۔

بعض حضرات جب بال کٹوانے کے لیے حجام کی دکان پر جاتے ہیں تو بال کٹوانے سے پہلے اپنے ناخن تراشنا شروع کر دیتے ہیں یا اپنی مونچھیں کترنے لگتے ہیں۔ یاد رکھیے! اگر کسی شخص نے سر کے بال کٹوانے سے پہلے ایک ہاتھ یا پاؤں کی پانچوں انگلیوں کے ناخن کاٹ لیے تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

اب آپ مکہ مکرمہ میں آٹھ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہیں گے۔ اس عرصہ میں نفلی طواف کریں، اس کے لیے اِحرام نہیں ہوگا، نہ رمل ہوگا، اور نہ اس کے بعد صفا مروہ کی سعی ہو گی۔ بس حجرِ اسود کا استقبال اور استلام کرنے کے بعد سات چکر لگائیں۔ ہر چکر میں استلام کریں، پھر وہی تین ضمنی کام کریں۔ یعنی ملتزم پر دعا، مقامِ ابراہیم پر طواف کا دوگانہ، اور زم زم پی کر دعا کرنا۔

(جاری ہے)

حسنِ معاشرت اور مشورہ کی اہمیت

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مشورہ لینے کا طریقہ:

مشورہ لینے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کام میں جس شخص سے مشورہ لینا ہو اس کے سامنے اپنے کام کو اچھے طریقے سے وضاحت کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ صرف دو تین باتیں جو آپ کے ذہن میں ہیں اور دو آپ کو اچھی لگ رہی ہیں، بس وہی سنائی جائیں۔ بلکہ اس کام میں جتنے مفید پہلو آپ کے ذہن میں ہوں وہ بھی بیان کردیں اور جتنے نقصان دہ پہلو ہوں وہ بھی بیان کردیں اور اپنا تذبذب ظاہر کردیں۔ اس کے بعد وہ آپ کی خیرخواہی کو مدنظر رکھتے ہوئے جو بھی رائے دے اُسے آپ اپنی رائے سے ملا کر دیکھ لیں اور اگر کسی اور سے بھی آپ نے مشورہ کیا تھا تو اس کی رائے بھی دیکھ لیں، پھر اس میں جو رائے آپ کو اپنے حق میں زیادہ بہتر لگے اس میں استخارہ کریں اور استخارہ کرنے کے بعد جس طرف رجحان ہو، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس پر عمل کرلیں، ان شاء اللہ تعالیٰ خیر ہوگی۔

رشتہ کرنے سے پہلے مشورہ کرلیں:

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنے اہم امور میں مشورہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ خصوصاً رشتہ کے معاملات میں اچھی طرح تحقیق اور مشورہ کر کے کوئی قدم اٹھانا چاہیے۔ کیونکہ اکثر و بیشتر ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کے معاملے میں بعض لوگ واقعی بڑی جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور بے سوچے سمجھے بغیر مشورہ اور تحقیق کے رشتہ دیدیتے ہیں، پھر پچھتاتے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں ہرگز جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ کیونکہ زندگی کا اک اہم موڑ ہے اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی نکاح کے بعد اپنی زندگی کا آغاز کرتے ہیں اور شادی دو چار دن کی نہیں ہوتی، بلکہ زندگی بھر کے لیے ہوتی ہے، اس لئے بہت سوچ سمجھ کر اچھی طرح دیکھ بھال کر اور مشورہ و استخارہ کرنے کے بعد کوئی قدم اٹھانا چاہیے، اس طرح سے جو کام انجام دیا جاتا ہے عموماً اس میں عافیت اور کامیابی ہوتی ہے۔

لڑکا اور لڑکی کی رضامندی ضروری ہے:

اس سلسلے میں ایک ضروری بات یہ ہے کہ چونکہ لڑکے اور لڑکی کی ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، اس لئے والدین اگر ان کا کوئی رشتہ کریں تو اس میں لڑکے اور لڑکی کی رضامندی ضرور لینی چاہیے، ان کی طرف سے اجازت ضرور ہونی چاہیے، اگر وہ اس رشتہ کو پسند نہ کرتے ہوں تو پھر ان کی مرضی کے خلاف رشتہ نہیں کرنا چاہیے، اس میں بھی بڑی خرابیاں ہیں، بعض ماں باپ جو ناسمجھ ہوتے ہیں یا متکبر ہوتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ بس ہم ماں باپ ہیں، جس طرح چاہیں کریں، یہ ہمارے بچے ہیں اور انہیں بولنے کا کیا حق ہے؟ ایسے ماں باپ اجازت لینے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، اس لیے اجازت ہی نہیں لیتے، خاص طور سے لڑکیوں سے اجازت لینے کا بہت ہی کم رواج ہے اور اگر وہ منع کردے کہ مجھے یہ رشتہ پسند نہیں ہے یا لڑکا منع کردے تو اس پر ماں باپ بڑے خفا ہوتے ہیں۔ شرعی لحاظ سے یہ بالکل غلط ہے اور سراسر زیادتی ہے۔ عاقل و بالغ لڑکے اور لڑکی کو اور شریعت نے اپنے نکاح کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا ہے، چنانچہ جہاں اُن کے ماں باپ ان کا نکاح کریں اگر وہ اس رشتے کو اپنے لیے مناسب سمجھیں تو کرلیں، اور اگر اس کو اپنے لیے نامناسب سمجھیں تو منع کردیں۔ لڑکے کو بھی یہ اختیار ہے اور لڑکی کو بھی اختیار ہے اور ماں باپ کو ان کے اس اختیار کا احترام کرنا چاہیے۔

والدین کو اولاد کی غلط فہمی دور کرنی چاہیے:

البتہ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ماں باپ سمجھتے ہیں کہ لڑکا لڑکی کسی معقول وجہ کے بغیر انکار کررہے ہیں تو ماں باپ ان کو سمجھا سکتے ہیں اور اگر ان کو کوئی غلط فہمی ہے تو اسے دور کرسکتے

ہیں، جس وجہ سے وہ منع کر رہے ہیں وہ وجہ ان سے پوچھیں کہ آپ کو یہ رشتہ کیوں ناپسند ہے؟ ہم نے تمہاری خیر خواہی کے پیش نظر یہ رشتہ پسند کیا ہے، تمہیں کیوں ناپسند ہے؟ لڑکا ہے تو باپ پوچھ لے لڑکی ہے تو ماں پوچھ لے، یا اس کی بہنیں پوچھ لیں، اگر وہ کوئی غیر معقول وجہ بتائیں تو سمجھا دیں۔

نیز لڑکا اور لڑکی کو بھی چاہئے کہ وہ ماں باپ کی بات کو سمجھیں، اُن کی رائے کا احترام کریں اور حتی الامکان ان کی بات کو ترجیح دیں۔ والدین کا بتایا ہوا رشتہ بغیر معقول وجہ کے رد نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ اگر لڑکا یا لڑکی کو یہ رشتہ پسند نہ کرنے کی کوئی معقول وجہ ہو تو پھر والدین کو اولاد کی بات مان لینی چاہئے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس وقت رشتہ کیا تھا تو لڑکا بھی مطمئن تھا اور اس کے والدین بھی مطمئن تھے لیکن پھر حالات ایسے بدلے کہ ماں باپ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ رشتہ مناسب نہیں ہے یا لڑکا اور لڑکی کسی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہمارے لیے یہاں نکاح کرنا نامناسب ہے تو ایسی صورت میں اس رشتے سے منع کیا جاسکتا ہے۔

معقول وجہ سے منگنی ختم کی جاسکتی ہے:

اسی طرح منگنی ہوجانے کے بعد لڑکے اور لڑکی کی رائے بدل گئی اور اس رائے کے بدلنے میں بھی معقولیت ہے تو وہاں پر باوجود منگنی ہوجانے کے جو ایک وعدہ ہے، ایک دوسرے سے منگنی کو توڑنا جائز ہے اور منع کر دینا جائز ہے۔ یہاں تک شریعت نے ان کی آزادانہ رائے کا خیال کیا ہے، اور بعض لوگ اس کو انا کا مسئلہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، یہ درست طریقہ نہیں ہے۔

رشتہ داروں اور اجنبیوں میں شادی:

جب کسی لڑکی یا لڑکے کا رشتہ کرنا ہو تو عام طور پر دو صورتیں ہوتی ہیں، کبھی رشتہ اپنے ہی گھر کا ہوتا ہے جیسا کہ خالہ زاد، پھوپی زاد، ماموں زاد یا چچا زاد ہے تو یہ رشتے گھر کے کہلاتے ہیں کہ بچپن ہی سے ایک دوسرے کو دیکھے ہوئے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے یہاں آنا جانا رہتا ہے اور گھر کا ماحول بھی ملتا جلتا ہوتا ہے۔ ایسے رشتوں میں عام طور پر زیادہ تحقیق و تفتیش کی ضرورت نہیں پڑتی، الّا یہ کہ آپس میں ایک دوسرے سے دوری ہو، یا الگ الگ ممالک میں رہتے ہوں اور ایک دوسرے کے پاس آنا جانا، ملنا جلنا نہ ہو۔ ایک ایسا رشتہ ہوتا ہے کہ جہاں بالکل اجنبی ہیں، پہلے سے ان سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے، کوئی میل جول نہیں ہے، ایسے بھی کتنے رشتے ہوتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہوتے ہیں اور بعض ناکام بھی ہو جاتے ہیں، وہاں چند باتوں پر توجہ دینی چاہئے، سب سے پہلے رشتہ جو کسی کے بارے میں آیا ہے اس کے بارے میں پوری معلومات کرلینی چاہئے، چاہے لڑکے کا رشتہ آئے یا لڑکی کا رشتہ آئے، جلد بازی نہیں کرنی چاہئے، اچھی طرح معلومات کرنی چاہئے۔

رشتے کی معلومات میں چند اہم باتیں:

معلومات میں چند باتیں اہم ہیں، سب سے پہلے اس کی عمر دریافت کرنی چاہئے، لڑکا اور لڑکی کی عمر میں تناسب اچھی چیز ہے اور چار پانچ سال کا فرق کوئی بڑا فرق نہیں ہے، ہاں دس پندرہ سال یا بیس سال کا فرق ہو یا لڑکی پندرہ سال کی ہے اور لڑکا پینتالیس سال کا ہے تو یہ بہت بڑا فرق ہے، عمر میں اتنا بڑا فرق بھی نہیں ہونا چاہئے، البتہ اگر دونوں راضی ہوں تو نکاح جائز ہے لیکن مناسب یہی ہے کہ عمر میں فرق کم ہو۔

تعلیم دیکھنی چاہئے:

پھر تعلیم دیکھنی چاہئے، تعلیم میں دینی تعلیم کم از کم بقدر ضرورت ہونی چاہئے، عالم ہونا ضروری نہیں، نہ لڑکے کے لئے عالم ہونا ضروری ہے اور نہ لڑکی کے لئے عالمہ ہونا ضروری ہے، بلکہ بقدر ضرورت دین کا علم ہونا ضروری ہے، نماز روزے کا علم، جائز و ناجائز کا علم، پاکی ناپاکی کا علم، حلال حرام کا ضروری علم ہونا چاہئے، کیونکہ یہ فرض ہے اور دنیوی تعلیم بھی بقدر ضرورت ہونی چاہئے، لڑکے میں کم از کم اتنی تعلیم ہو کہ اگر وہ نوکری کو اپنا ذریعۂ معاش بنائے تو موجودہ دور میں اس کے ذریعے وہ اتنے پیسے حاصل کر سکے جس سے وہ اپنے گھر کا گزارہ کر سکے اور اگر وہ نوکری کرنے والا نہیں ہے، تجارت پیشہ ہے تو تجارت کرنی آتی ہو، اگر کوئی ہنرمند ہو تو اس کے پاس کوئی ایسا ہنر ہو جس سے وہ بقدر ضرورت اپنا گزارہ کر سکے، کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے اور کسی کا محتاج نہ ہو، عزت کے ساتھ کمائے، عزت کے ساتھ اپنا گزارہ کرے اور اپنے گھر والوں کا خرچہ برداشت کر سکے۔

اخلاق بھی دیکھنے چاہئیں:

پھر یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے اخلاق

کیسے ہیں؟ دینداری میں بھی اخلاق سب سے زیادہ اہم ہیں، پھر اخلاق تو بہت سارے ہیں، اخلاق میں دو باتیں خاص طور سے دیکھنے کی ہوتی ہیں:۔

۱:... لڑکا متکبر اور غصہ باز نہ ہو، جہاں غصہ زیادہ ہوتا ہے وہاں اکثر تکبر ہوتا ہے، غصہ سے مراد بات بات پر غصہ کرنا اور بے جا غصہ کرنا ہے، جس کی طبیعت میں غصہ ہوتا ہے، اس کے ساتھ زندگی سکون سے نہیں گزر سکتی، کیونکہ ہر وقت غصہ کرنے سے گھر جہنم بن جائے گا، گھر میں سکون نہیں ہوگا اور نکاح کی روح سکون ہے کہ میاں بیوی پرسکون زندگی گزاریں، اس لئے لڑکا ہو یا لڑکی اس میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ غصہ والے نہ ہوں۔

۲:... دیگر اخلاق میں یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ کنجوس اور بخیل نہ ہو، خاص طور سے شوہر کنجوس و بخیل نہ ہو، کیونکہ خدانخواستہ اگر وہ کنجوس ہوگا تو نہ خود کھائے گا اور نہ گھر والوں کو کھلائے گا، سب پریشان ہوں گے اور ایسے آدمی کو کتنا ہی سمجھا دو لیکن طبیعت نہیں بدل سکتی۔ یہ دو برائیاں اگر نہ ہوں تو باقی اچھی باتیں خود بخود جمع ہوجاتی ہیں۔

رہن سہن کیسا ہے؟:

اس کے بعد یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کا رہن سہن اچھا ہو، زبان ایک ہونا ضروری تو نہیں ہے، لیکن بہتر ہے کہ زبان ایک ہو، زبان ایک ہونے سے بڑی اُنسیت رہتی ہے اور گھر کا ماحول بھی اپنے سے ملتا جلتا ہو، اس سے یہ ہوتا ہے کہ گھریلو معاملات ایک جیسے ہوں تو نبھاؤ آسان ہو جاتا ہے اور لڑکی میں بھی یہ سب چیزیں دیکھنے کی ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ لڑکی میں امور خانہ داری کی صلاحیت ہو، چاہے فی الحال اس کو خانہ داری آتی ہو یا اس میں صلاحیت ہو کہ وہ سیکھ لے گی اور گھر کو سنبھالنے کی صلاحیت اس میں موجود ہو۔ اب ساری باتیں ہر جگہ مشکل سے ملتی ہیں، اکثر باتیں اور مل جائیں تو رشتہ کر لینا چاہئے۔

جب یہ معلومات ہو جائیں تو اب خود بھی غور کرو کہ یہ ہمارے لیے مناسب ہے یا نہیں، اور اس میں محض اپنی سمجھ پر اکتفاء نہ کرو، بلکہ اس سلسلے میں اپنے خیر خواہوں سے، ہمدردوں سے، خاندان میں خیر خواہ افراد سے اور یہ مشورہ کریں کہ ایسا رشتہ آیا ہے اور یہ باتیں ہیں، ان کی بھی رائے لے لیں اور ساتھ میں لڑکی لڑکے کے سامنے بھی ساری معلومات رکھیں اور اس سے بھی مشورہ لیں۔

مشورہ ہو جانے کے بعد استخارہ کرلیں:

جب مشورہ ہو جائے اور سب کی رائے معلوم ہو جائے اور کچھ رُجحان ہو جائے تو اب استخارہ کا موقع ہے اور والدین کو چاہئے کہ استخارہ کرلیں کہ یا اللہ! یہ لڑکی کا رشتہ یا لڑکے کا رشتہ آیا ہے، اس میں ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ان کا آپس میں نکاح بہتر ہوگا یا نہیں ہوگا، کامیاب ہوگا یا نہیں ہوگا؟ یا اللہ! دین و دنیا کے اعتبار سے اگر یہ ہمارے حق میں اور ان کے حق میں بہتر ہو تو ہمارا دل اس کی طرف مائل فرما۔ لڑکا اور لڑکی بھی استخارہ کر سکتے ہیں، بلکہ انہیں بھی استخارہ کرنا چاہئے، کیونکہ انہی کو آپس میں نکاح کرنا ہے۔

استخارہ میں خواب آنا ضروری نہیں:

استخارہ میں خواب آنا ضروری نہیں ہے، اصل چیز یہ ہے کہ یہ دیکھیں کہ دل کا رجحان کدھر ہے؟ ایک مرتبہ استخارہ سے اگر دل کا اطمینان نہ ہو تو سات دن تک استخارہ کرنا چاہئے، کیونکہ شادی بیاہ ایک اہم مسئلہ ہے، لہٰذا جس طرف دل کا رجحان ہو اس کے مطابق عمل کرلیں اور اگر دونوں جانب رجحان برابر ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کرنے کا بھی اختیار ہے اور نہ کرنے کا بھی اختیار ہے، کرنے میں بھی خیر ہے اور نہ کرنے میں بھی خیر ہے۔

منگنی کے بعد فوراً نکاح نہ کریں:

مشورہ اور استخارہ کے بعد اب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے رشتہ کرلیں، رشتہ طے کرنے کے بعد جلدی نکاح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن احتیاط اس میں ہے کہ نکاح میں جلدی نہ کریں، پہلے منگنی کریں۔ منگنی کے بعد ایک دوسرے کے یہاں آنا جانا ہوتا ہے، ملنا جلنا ہوتا ہے، اس سے بھی ایک دوسرے کے مزاج کا پتہ چل جاتا ہے، اگر مزاجوں میں موافقت ہو تو نکاح کرلیں اور اگر خدانخواستہ مزاجوں میں موافقت نہیں ہے اور طبیعتوں کا اختلاف سامنے آجائے تو نکاح سے پہلے نکاح کرنے سے منع بھی کر سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ نکاح زندگی کا ایک اہم موڑ ہے، اس میں ہمیشہ غور و فکر اور تحقیق مشورہ کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے، اس میں جلد بازی سے بچنا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے تمام اہم امور مشورے سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ ❁❁

حضرت شیخ بنوریؒ کا مشرقی افریقا کا سفر

تیسری اور آخری قسط

تحریر:.... حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

قاہرہ میں چھ روز قیام رہا۔اس قیام کے دوران جن شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں اور جو کام ہوا اس کی تفصیل یہ ہے:

شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود سے ان کے دفتر میں طویل ملاقات ہوئی۔ نہایت محبت واکرام سے مولانا کا استقبال کیا اور اپنی جگہ چھوڑ کر مولانا کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ آپ ہماری مہمانی قبول فرمائیے۔ ہماری طرف سے ایک مرافق اور گاڑی ہر وقت آپ کے ساتھ رہے گی۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے شکریہ ادا کیا اور معذرت فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم مجلس الاعلیٰ کی دعوت قبول کر چکے ہیں۔ وہ بھی آپ ہی کا ادارہ ہے۔ شیخ الازہر کے سامنے اپنے سفر افریقا کی مختصر روئیداد بیان فرمائی اور ان کو ’’مؤقف الامۃ الاسلامیۃ من القادیانیۃ‘‘ کتاب کا نسخہ پیش کیا۔ شیخ الازہر بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس کو چھاپ کر تقسیم کریں۔ مولانا نے فرمایا بڑی خوشی سے۔ اسی مجلس میں مولانا کے قائم کردہ ’’مدرسہ عربیہ اسلامیہ‘‘ کراچی کا ذکر بھی آیا تو مولانا نے اس کے اغراض ومقاصد بیان فرماتے ہوئے فرمایا:

’’ہمارا مقصد اس علمی ادارے کے قائم کرنے سے ایسے علماء پیدا کرنا ہے جو ایک طرف راسخ فی العلم ہوں اور دین کے عصری تقاضوں کو سمجھتے ہوں اور دوسری طرف وہ دین کے مخلص سپاہی ہوں جن کے سامنے مادی منافع اور دنیاوی مناصب قطعاً نہ ہوں۔ بلکہ ہر حال میں ان کا نصب العین دین کی خدمت ہو۔‘‘ شیخ الازہر نے مولانا کے اعزاز میں ایک پرتکلف دعوت دی جس میں جامعۃ الازہر کی علمی شخصیات کے علاوہ قاری شیخ محمود خلیل الحصری، مصر میں پاکستان کے سابق سفیر محترم احمد سعید کرمانی، پاکستان میں مصر کے سابق سفیر جناب علی خشبہ، وزارت اوقاف کے نائب وزیر وغیرہ کو بھی مدعو کیا۔ بعض دینی اور علمی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی جسے سب حاضرین نے دلچسپی سے سنا۔

پاکستان کے سفیر محترم احمد سعید کرمانی سے بھی ملاقات ہوئی۔ نہایت عزت واحترام سے پیش آئے۔ قیام گاہ پر حضرت مولانا کو دعوت دی، خود ہوٹل سے لے گئے اور پھر واپس لائے اور قاہرہ سے روانگی کے وقت خود ایئر پورٹ پر رخصت کرنے تشریف لائے۔

’’المجلس الاعلی للشئون الاسلامیۃ‘‘ کے جنرل سیکریٹری سید محمد توفیق عویضہ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ بے حد خوشی کا اظہار کیا اور بار بار یہ جملہ کہہ رہے تھے۔ ’’نحن سعداء بوجودکم‘‘ ان کو بھی مولانا قدس سرہ نے کتاب ’’مؤقف الامت الاسلامیۃ من القادیانیۃ‘‘ پیش کی اور فرمایا کہ آپ اس کتاب کو انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کریں اور ان بلاد میں تقسیم کریں جہاں یہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ انہوں نے اس کا وعدہ کیا اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے موضوعات پر بھی گفتگو ہوئی۔

مولانا اسماعیل عبدالرزاق ساؤتھ افریقا کے نوجوان عالم ہیں۔ جامعۃ الازہر کے ’’کلیۃ اللغۃ‘‘ میں انگریزی کے استاذ اور افریقی زبانوں کے شعبہ کے صدر ہیں اور حضرت مولانا قدس سرہ کے شاگرد بھی ہیں۔ صبح وشام اپنی گاڑی لے کر آتے رہے۔ ایک روز تفریح کرانے قاہرہ شہر سے باہر لے گئے۔ مولانا کے اعزاز میں ایک پرتکلف دعوت دی جس میں مقامی شخصیات کے علاوہ قاری عبدالباسط صاحب، پاکستان کے سفیر محترم جناب احمد سعید کرمانی صاحب اور جاپان کے ایک مسلم پروفیسر صاحب کو بھی مدعو کیا۔ ان کے علاوہ اسلامی ممالک کے طلبہ بھی ملاقات کے لئے آتے رہے۔

چونکہ حج قریب تھا اور ہمارا ٹکٹ قاہرہ، جدہ، کراچی کا تھا۔ اس لئے یہ طے پایا کہ حج

ادا کرتے ہوئے جائیں اور حج کے دوران اسلامی ممالک سے آنے والے علمائے کرام سے مل کر ان کو کتاب ’’موقف الامۃ‘‘ پیش کی جائے اور اس فتنہ کے سدباب کے لئے ان کے سامنے مناسب تدابیر رکھی جائیں۔ چنانچہ بروز اتوار ۱۹؍ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۲؍نومبر ۱۹۷۵ء قاہرہ سے جدہ پہنچے۔ وہاں دوروز قیام کے بعد مدینہ منورہ ’’علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتسلیم‘‘ پہنچے۔ حج سے چندروز پہلے مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچے۔ حج کے سفر میں جدہ، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں قدرت نے ایسی سہولتوں اور راحت وآسائش کے اسباب مہیا فرمادیئے گویا مولانا قدس اللہ سرہ العزیز شاہی مہمان ہیں اور ہر جگہ پہنچنے سے پہلے ہی سارے انتظامات مکمل ہو جاتے ہیں۔ یہ تو ایک مستقل موضوع ہے جس پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ حج سے پہلے مکہ مکرمہ میں ’’رابطہ عالم اسلامی‘‘ کے جنرل سیکریٹری شیخ محمد صالح قزاز صاحب سے مولانا کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے ان کو اپنے سفر کے تاثرات سنائے۔ جس پر انہوں نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا اور دعائیں دیں۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بھی فرمایا کہ رابطہ کی جانب سے کتاب ’’موقف الامۃ الاسلامیۃ من القادیانیۃ‘‘ کی طباعت کا انتظام ہونا چاہئے اور رابطہ اسے طبع کرا کر بلاد اسلامیہ میں تقسیم کرے جسے انہوں نے قبول کرتے ہوئے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا۔

موسم حج میں ہر سال رابطہ کی طرف سے ’’بین الاسلامی مجلس مذاکرہ‘‘ منعقد ہوتی ہے۔ اس مجلس کا اجلاس جاری تھا۔ شیخ محمد صالح قزاز نے حضرت مولانا کو بھی شرکت کی دعوت پیش کی اور اصرار کیا کہ کم ازکم آپ اس کے اختتامی اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ اس بین الاسلامی مجلس مذاکرہ میں جن موضوعات پر مقالے پڑھے گئے وہ یہ تھے۔

۱......قادیانیت۔

۲......غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیت۔

۳......اسلام میں عورت کا مقام۔

مجلس کا آخری اجلاس ۵؍ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ، مطابق ۷؍دسمبر ۱۹۷۵ء عشاء کے بعد رابطہ کے ہال میں شروع ہوا۔ حضرت مولانا مرحوم ومغفور نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ رابطہ کے اراکین نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ چنانچہ رابطہ کے جنرل سیکریٹری شیخ محمد صالح قزاز اپنی جگہ چھوڑ کر آئے اور آپ کو خاص مہمانوں کی جگہ بٹھایا۔ اس اجلاس میں مختلف ممالک کے سینکڑوں علمائے کرام نے شرکت کی تھی۔ اس اجلاس میں مندرجہ بالا موضوعات سے متعلق خصوصی کمیٹیوں نے اپنی اپنی سفارشات پڑھ کر سنائیں۔ قادیانیت کے متعلق کمیٹی نے جو سفارشات پیش کیں وہ یہ تھیں:

’’بین الاسلامی مجلس مذاکرہ‘‘ کی طرف سے قادیانیت سے متعلق مقررہ کمیٹی نے بڑے غور وخوض سے قادیانی جماعت کے اغراض ومقاصد کا مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ یہ جماعت بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اندر سے اسلام کی جڑیں کاٹ رہی ہے اور مسلمانوں میں اپنے خبیث نظریات پھیلا رہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے عقائد کے خلاف مندرجہ ذیل جرائم کی مرتکب ہے۔

الف...... اس جماعت کے لیڈر مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

ب......اپنے گھٹیا اغراض کے لئے قرآن کریم کی آیات کی تحریف کی ہے۔

ج......اپنے آقا ومربی ارباب استعمار اور صیہونیوں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا ہے۔

نیز اس کمیٹی نے ان عقائد اور سیاسی و اجتماعی خطرات کا بھی مطالعہ کیا جن کا اس جماعت کی وجہ سے عالم اسلام کو خطرہ لاحق ہے اور بعض فضلاء کی زبانی یہ سن کر افسوس ہوا کہ یہ جماعت افریقا، ایشیاء، یورپ اور

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

امریکہ کے بعض ممالک میں اپنا کام برابر کر رہی ہے۔اس لئے یہ کمیٹی مندرجہ ذیل قرارداد پیش کرتی ہے۔

۱......بین الاسلامی مجلس مذاکرہ، ان اسلامی حکومات کو مبارک باد پیش کرتی ہے جنہوں نے قادیانیت کے بارے میں اپنا واضح مؤقف اختیار کرتے ہوئے اسے غیرمسلم اقلیت قرار دیا ہے۔نیز یہ مجلس باقی تمام اسلامی حکومتوں اور دینی تنظیمات سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بھی یہ اعلان کریں کہ قادیانیت غیرمسلم اقلیت جماعت ہے اور اسلام کی ابدی تعلیم کے خلاف ہے۔

۲......حسن اتفاق سے اس وقت نائیجیریا کے سربراہ مملکت دیار مقدسہ میں موجود ہیں اور جیسا کہ معلوم ہے کہ نائیجیریا میں قادیانی سرگرمیاں بہت زوروشور سے جاری ہیں۔ بلکہ اب یہ قادیانی جماعت وہاں کی یوربا زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ شائع کرنا چاہتی ہے۔اس لئے کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ علماء افاضل کا ایک وفد تشکیل دیا جائے جو نائیجیریا کے صدر محترم سے ملاقات کرے اور ان کے سامنے اس غیرمسلم اور باغی جماعت کے بارے میں امت اسلامیہ کے مؤقف کی وضاحت کرے اور ان سے اپیل کرے کہ وہ ان کے اس خطرناک منصوبے کو پورا نہ ہونے دیں۔

۳......مسلمانوں کو مختلف وسائل کے ذریعہ قادیانی لٹریچر پڑھنے سے روکا جائے اور اس لٹریچر کو مسلمانوں میں پھیلانے کا سدباب کیا جائے۔خصوصاً قرآن کریم کے تحریف شدہ ترجمے۔

۴......کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ اس غیرمسلم گمراہ کن جماعت کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور رابطہ عالم اسلامی اس سلسلہ میں ایک خاص شعبہ قائم کرے جس کا کام یہ ہو کہ وہ اس قادیانی جماعت کی سرگرمیوں اور نقل وحرکت پر کڑی نگاہ رکھے اور اس کی مقاومت کے لئے مناسب اقدام کرے۔

۵......جن بلاد میں یہ فتنہ پھیل چکا ہے وہاں کثرت سے ایسے مخلص مبلغین کو بھیجا جائے جو قادیانی مذہب، اس کے مقاصد اور طریق کار سے خوب واقف ہوں۔

۶......جن ممالک میں قادیانی سرگرمیاں موجود ہیں۔ وہاں قادیانیوں کے مراکز کے بالمقابل دینی مدارس، ہسپتال اور یتیم خانے قائم کئے جائیں تاکہ مسلمان بچے ان کے مدارس اور ہسپتالوں میں جانے پر مجبور نہ ہوں۔

۷......یہ کمیٹی رابطہ عالم اسلامی سے یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اسلامی ممالک میں ایسی کتابیں بکثرت شائع کرے جو اس فرقے کے خطرات سے آگاہ کرتی ہوں تاکہ مسلمان اس جماعت کے عقائد فاسدہ اور ناپاک اغراض سے مطلع ہوسکیں۔

۸......یہ کمیٹی اسلامی حکومتوں سے یہ بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے ہاں شائع ہونے والی کتابوں کی نگرانی کے لئے ایسے حضرات کا تقرر کریں جو صحیح اسلامی فکر کے مالک ہوں۔

۹......جو لوگ محض جہالت یا دھوکے میں قادیانیت کے جال میں پھنس چکے ہیں ان کو نہایت نرمی اور حکمت عملی سے اسلام کی دعوت دی جائے اور اس سلسلہ میں مناسب تدابیر اور وسائل کا کام میں لایا جائے۔

’’وباللہ التوفیق‘‘

حرمین شریفین میں مقامی علمائے کرام اور دینی شخصیات کے علاوہ دوسرے ممالک سے آئی ہوئی علمی شخصیات سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور ان سے اس موضوع پر تبادلہ خیالات ہوا اور ان کو مذکورہ کتاب پیش کی گئی۔ ان حضرات کا تعلق جن ممالک سے تھا ان میں بعض کے نام یہ ہیں: جاپان، انڈونیشیا، ملایا، فلپائن، شام، ہندوستان، عراق، اردن، نائیجیریا، سیرالیون، اپرولٹا، ایوری کوسٹ، سینیگال، جنوبی افریقا، ترکی۔

اس مبارک سفر کی ابتداء بھی حرمین شریفین سے ہوئی اور انتہاء بھی حرمین شریفین پر ہوئی۔ ۞۞

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

تینتیسواں سالانہ ختم نبوت کورس، چناب نگر

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۱...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام امسال تینتیسواں (۳۳واں) سالانہ ختم نبوت کورس جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں انعقاد پذیر ہوا۔ جو ۲۴؍جنوری تا ۱۵؍فروری ۲۰۲۶ء مطابق ۴ تا ۲۶؍شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ بائیس دن (تین ہفتے) جاری رہا۔

۲...... اس سال کل بارہ سو چھ (۱۲۰۶) حضرات نے داخلہ لیا۔ اس میں دینی مدارس کے اساتذہ کرام، مقامی مجالس کے عہدیداران، علماء کرام وخطباء عظام، یونیورسٹیز اور کالجز کے سٹوڈنٹس حضرات، دینی جامعات کے فارغ التحصیل علماء کرام سمیت درجہ رابعہ اور اوپر کے درجات کے طلباء گرامی نے شمولیت سے ممنون احسان فرمایا۔ اس سال شدید سردی کے موسم میں یہ کورس منعقد ہوا۔ اس لئے تعداد میں بھی اس کا اثر رہا۔ (پچھلے سال شرکاء کی تعداد چودہ صد تھی اور امسال بارہ صد سے زائد رہی)۔

۳...... اس سال جن حضرات نے مطبوعہ نصاب پڑھایا ان میں شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد امین، مولانا محمد شاہد ندیم، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا عتیق الرحمٰن سیف کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

۴...... ان حضرات کے علاوہ پورے کورس کے دوران جو مہمان حضرات تشریف لائے جن میں سے بعض حضرات نے صرف معائینہ کیا۔ بعض حضرات نے دعا کرائی۔ بعض حضرات نے پیریڈ پڑھائے اور بعض حضرات کے مختصر بعض حضرات کے بہت مختصر بیانات بھی ہوئے۔ ان مہمانان گرامی میں: (۱) مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب (فیصل آباد)، (۲) مولانا غلام مرتضیٰ صاحب (ڈسکہ)، (۳) جناب خالد مسعود صاحب ایڈووکیٹ (تلہ گنگ)، (۴) مولانا محمد خبیب شاہ صاحب (فیصل آباد)، (۵) مولانا مفتی شاہد مسعود صاحب (سرگودھا)، (۶) مولانا نور محمد ہزاروی صاحب (سرگودھا)، (۷) مولانا خالد عابد (سرگودھا)، (۸) مفتی محمد دین صاحب (ہنگو)، (۹) مولانا عادل خورشید (آزادکشمیر)، (۱۰) مولانا مختار احمد (پشاور)، (۱۱) مولانا عبدالقدوس محمدی (اسلام آباد)، (۱۲) مولانا رضوان عزیز (عارف والا)، (۱۳) حافظ محمد امجد (رکن اسلامی نظریاتی کونسل فیصل آباد)، (۱۴) مولانا محمد عمران صفدر (کہروڑپکا)، (۱۵) شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منوّر صاحب (کہروڑپکا)، (۱۶) مولانا قاری محمد اسلم حقانی صاحب (نوشہرہ)، (۱۷) مولانا عابد کمال (پشاور)، (۱۸) جناب خالد عمران (کراچی)، (۱۹) شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب (لاہور) شامل ہیں۔

۱۴؍فروری ۲۰۲۶ء کی شام بعد از عشاء حضرت مولانا مفتی خالد محمود ناظم عمومی اقرأ روضۃ الاطفال پاکستان اور حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی نے آخری اسباق پڑھائے اور یوں تعلیمی کلاس کا اختتام بخیر ہوا اور اگلے روز تقسیم اسناد و تقسیم کتب وانعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔

۵...... کورس کے حسب سابق تین امتحانات ہوئے۔

پہلا امتحان:

۳۱؍جنوری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ، نگران اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

دوسرا امتحان:

۷؍فروری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ، نگران اعلیٰ: مولانا غلام رسول دین پوری۔

تیسرا امتحان:

۱۴؍فروری ۲۰۲۶ء بروزہ ہفتہ، نگران اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن

جالندھری مدظلہ۔

پہلے امتحان میں گیارہ سو چھہتّر، دوسرے امتحان میں گیارہ سو پینسٹھ، تیسرے امتحان میں گیارہ سو ساٹھ حضرات نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

یاد رہے کہ اتنی بڑی تعداد کے امتحان کے لئے اتنا بڑا وسیع وعریض ہال ہمیں میسر نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ تینوں امتحانات کے مواقع پر موسم ٹھیک تھا۔ اس لئے جامعہ عربیہ ختم نبوت کے جدید حصہ کے بارہ کنال کے پلاٹوں میں صفیں بچھا کر ان کو اس طرح لائنوں میں بٹھایا گیا کہ چاروں سمت جدھر سے دیکھیں لائنوں کا خوبصورت منظر نظر آتا تھا۔ اس کھلے گراؤنڈ میں سینکڑوں حضرات شرکاء، خوبصورت اجلا لباس، معصوم چہرے، سنت نبویؐ کی چہروں پر بہار، خاموشی، سکون اور روحانی ماحول میں ان کا اپنی اپنی نشستوں پر اپنے پرچہ کے حل میں اطمینان سے انہماک، اسی ماحول کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے فرشتوں کی جماعت زمین پر اتر آئی ہو۔ جس نے اس ماحول کو دیکھا تحمید وتقدیس کے کلمات اس کی زبان پر جاری ہو گئے۔

۶...... اصولاً تیسرے امتحان کے گیارہ سو ساٹھ شرکاء حضرات کو اسناد جاری کرنا تھیں، لیکن دوسرے امتحان کے پانچ ساتھی انتہائی گھریلو مجبوری کے تحت رخصت لے کر گئے۔ ان کا تیسرا امتحان تقریری لے کر گیارہ سو پینسٹھ حضرات کو سندات جاری کی گئیں۔ البتہ وظیفہ گیارہ سو ساٹھ حضرات کو فی کس ایک ہزار روپیہ کے حساب سے کل گیارہ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ جاری کیا گیا۔ الحمدللہ!

۷...... اس سال مکتبہ کی کتابوں کی فروختگی کورس پر نو لاکھ اٹھانوے ہزار نو صد روپیہ رہی۔ جب کہ ختم نبوت کانفرنس ۳۰/ اکتوبر ۲۰۲۵ء سے آغاز ختم نبوت کورس فروری ۲۰۲۶ء تک مکتبہ ختم نبوت چناب نگر پوائنٹ کی فروختگی کتب ایک لاکھ اڑتیس ہزار تین سو اسّی روپے رہی۔ گویا کورس کے اختتام تک گیارہ لاکھ سینتیس ہزار دو سو اسّی روپے کی کتب کی نام بنام رسیدیں کاٹ کر مکتبہ کے بیت المال میں رقم جمع کرادی گئی۔ الحمدللہ!

۸...... اس سال کورس کے شرکاء کی جو تعداد امتحان میں کامیاب رہی اور سندوں، وظیفہ اور کتابوں کے سیٹ ان حضرات کو دیئے گئے، ان کی تفصیل یہ ہے۔ کل تعداد گیارہ سو ساٹھ حضرات۔ کل وظیفہ گیارہ لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔ ان حضرات کو جو کتابیں پیش کی گئیں:

قادیانی شبہات کے جوابات تعداد بارہ سو چھ (۱۲۰۶)

تحفہ قادیانیت (۵ جلدوں کا سیٹ) تعداد گیارہ سو ساٹھ (۱۱۶۰)

جن کی مالیت چوبیس لاکھ بہتر ہزار تین سو روپے بنتی ہے۔ شرکاء کرام میں تقسیم کی گئیں۔

اس کے علاوہ خانقاہ عالیہ دین پور شریف کا شائع کردہ دعاؤں کے مجموعہ کا رسالہ، حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کے ختم نبوت پر مشتمل خطبات کا مجموعہ شائع کردہ مولانا قاری محمد زبیر صاحب قادری خطیب امن مسجد باغبان پورہ لاہور اور ایک آدھ دیگر کتاب بھی اس کے ساتھ بنڈل میں رکھی گئیں۔ غرض مجلس نے کورس کے معزز شرکاء کے اعزاز واکرام میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ الحمدللہ!

۹...... امسال اللہ کے فضل واحسان سے کھانا کا اتنا عمدہ نظام رہا جو ہر کھلی آنکھ کو نظر آتا تھا۔ کھانا کی بروقت تیاری، بروقت فراہمی، بروقت تقسیم گویا کمپیوٹرائزڈ طرز میں رہی۔ کبھی تاخیر نہ ہوئی۔ اس پر مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا صغیر احمد اور حافظ طالب حسین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کھانے کا معیار بھی ہمیشہ سے زیادہ عمدہ رہا۔ الحمدللہ! کھانا پکانے کے لئے علی پور سے مستقل ٹیم کورس کے دورانیہ کے لئے منگوائی گئی۔ کھانا، امتحان، کلاسوں کی بروقت پڑھائی، مہمانوں کی مہمانداری، نظم ونسق کی عمومی نگرانی مولانا محمد انس کے ذمہ رہی۔

۱۰...... داخلہ کے انچارج اور اسباق کے اوقات کی تقسیم: مولانا محمد انس اور مولانا توصیف احمد...... حاضری وداخلہ کے رجسٹرز، سندات ونمبرات کی تکمیل کی نگرانی: مولانا شیر عالم...... پرچہ جات امتحانات کی تیاری: مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا محمد وسیم اسلم نے سرانجام دی۔

امتحانات کی عمومی نگرانی:

مولانا حافظ محمد انس، معاونت امتحانات مولانا توصیف احمد، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد خالد عابد،

نگران:

مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد اصغر، مولانا شیر عالم، مولانا عبدالرشید غازی۔

صفوں کی ترتیب:

قاری عبیدالرحمٰن، قاری محمد مدنی کے ذمہ رہی اور انہوں نے اس کو بڑے احسن انداز میں سرانجام دیا۔

مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا توصیف احمد، مولانا الیاس الرحمٰن، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد اصغر، مولانا شیر عالم، مولانا محمد وقاص، مولانا محمد ثاقب، مولانا محمد وسیم اسلم اور دیگر حضرات نے پرچوں کے نمبرات، سندات کی تیاری میں بھرپور کردار ادا کیا۔

۱۱...... اس سال عشاء کے بعد مختصر یعنی پون گھنٹہ پروجیکٹر پر تعلیم ہوتی رہی اور پورے کورس میں مولانا توصیف احمد یہ پیریڈ پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد تقریری کلاس کا آغاز ہوجاتا تھا جو ساڑھے نو بجے تک جاری رہتی۔ بارہ سو شرکاء کرام کے بیس بیس حضرات پر مشتمل کل ساٹھ گروپ بنائے گئے۔ رول نمبروں کی ترتیب کے اعتبار سے بیس بیس حضرات کے رفقاء میں سے ایک ایک ساتھی کو امیر بنا دیا گیا۔ گویا ساٹھ گروپوں کے ساٹھ امیر مقرر ہوئے جو تمام رفقاء کی حاضری اور تقریروں میں لازمی حصہ لیتے اور دیگر امور کی نگرانی کرتے رہے۔ گروپوں کے امراء کی تشکیل مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کی۔ عشاء کے بعد پروجیکٹر کے سبق سے فارغ ہوتے ہی بیس بیس رفقاء کے ساٹھ گروپ پوری مسجد اور مدرسہ کے پورے پلاٹ میں تقریروں کا آغاز کرتے تو پورے مدرسہ کے در و دیوار ختم نبوت کی والہانہ اداؤں، صداؤں، معلومات، جوش و جذبہ سے جھومتے نظر آتے۔ مسجد و مدرسہ کی دومنزلہ کوہ قامت عمارتوں کی ایک ایک اینٹ وجد آفریں ہوتی اور پورا ماحول نور کی برسات سے شرابور نظر آتا۔ زہے نصیب کہ اس تمام کلاس کی نگرانی مولانا توصیف احمد، مولانا محمد انس، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد خالد عابد کرتے رہے۔ ساٹھ گروپوں کے امراء نے اپنے اپنے گروپوں سے مشورہ کے بعد ہر گروپ سے ایک مقرر کا نام دیا۔ کل ساٹھ حضرات نے مسابقہ میں حصہ لیا۔ آخری تین راتیں مولانا فقیر اللہ اختر کی سرپرستی میں مذکورہ بالا منصفین نے بیس بیس حضرات کی ہر رات تقریریں کرائیں۔ اوّل، دوم، سوم پوزیشن ہولڈر حضرات کے نام فائنل کئے۔

۱۲...... تمام رجسٹرز، سندات کی تکمیل حسب سابق مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا شیر عالم، مولانا محمد وقاص، مولانا محمد ثاقب، مدرسین جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی نے نہایت محنت و عرق ریزی سے انجام دی۔

۱۳...... امسال آخری امتحان ۱۴؍فروری ۲۰۲۶ء کے روز ہوا۔ اس کے اختتام پر مرکزی مکتبہ ختم نبوت پر کتابوں کی فراہمی کا سلسلہ شروع کیا گیا جو اگلے روز آخری تقریب کے اختتام تک جاری رکھا گیا۔ مولانا عتیق الرحمٰن سیف، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی، مولانا محمد شیر عالم نے اس نظم کو بڑی خوبصورتی سے چلایا۔ ان حضرات کی معاونت جامعہ کے طلباء کرام نے کی۔

۱۴...... اس سال طلباء کرام کو رہائش کی فراہمی، کلاسوں میں بروقت حاضری، تمام نمازوں میں لازمی شرکت، ایسے امور کی انجام دہی کے لئے مولانا محمد خالد عابد، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد ساجد، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد حمزہ لقمان نے مستعدی سے نظم کو چلایا۔ آخرالذکر تین حضرات تو چند دن، مگر مقدم الذکر دو حضرات تقریباً پورا دورانیہ حاضر رہے اور بہت ہی قابل اطمینان و لائق تبریک خدمات انجام دیں۔

۱۵...... اس سال بھی مجلس کی بخاری لائبریری چناب نگر اور منڈی بہاؤالدین کی ختم نبوت لائبریری میں نئی کتب کے اندراج کے لئے مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا عتیق الرحمٰن سیف سرگرم عمل رہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں واقع لائبریری میں کتب کی تعداد سترہ ہزار ایک سو ہوگئی ہے جن میں اکثر و بیشتر کتب صرف ریفرنس بک کے ضمن میں آتی ہیں، اور یہ تعداد چونتیس فنون پر حاوی ہے۔ منڈی بہاؤالدین لائبریری کا پچھلے سال آغاز ہوا۔ اس میں کتب کی تعداد ساڑھے بارہ صد ہوگئی ہے۔ اس میں تمام کتب حوالہ جاتی ہیں۔ الحمدللہ!

مرکزی لائبریری ملتان میں کتب کی تعداد چونتیس ہزار سات سو پچاس ہوگئی ہے۔ الحمدللہ اوّلاً و آخراً! اللہ تعالیٰ کا فضل ہے مجلس کے ہر دفتر میں مختصر یا بڑی لائبریری کا نظم ہے۔ مانسہرہ، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، منڈی بہاؤالدین، فیصل آباد، کراچی، حیدرآباد، میرپورخاص کے دفاتر کی لائبریریوں کو تیزی کے ساتھ ترقی دی جارہی ہے۔ الحمدللہ!

۱۶...... اس سال وظیفہ کی تقسیم کا عمل مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا توصیف احمد اور مولانا محمد خالد عابد نے بڑی تیزی اور بھرپور

مستعدی سے مکمل کیا۔ اس پر یہ تمام حضرات ڈھیروں داد کے مستحق ہیں۔

۱۷......امسال کھانا، نظم ونسق، حاضری، تعلیم، امتحان، رہائش، مہمانداری، نگرانی اور خدمت کے شعبوں میں خصوصیت کے ساتھ بہت ساری مثبت، بارآور تبدیلیاں لائی گئیں جس سے واضح طور پر بہت ہی فوری مفید نتائج وفوائد سامنے آئے۔ اس تمام نظم کی نگرانی واہتمام کے لئے سوائے جمعہ کے تمام کورس کے دورانیہ میں مولانا محمد انس اپنے رفقاء سمیت سرگرم عمل رہے اور خوب کامیابیوں کو سمیٹا۔ طلباء کرام کی وقتی ضروریات اور کلاسوں کی حاضری کے عمل کو مولانا توصیف احمد نے بخیر و خوبی احسن انداز میں نبھایا۔

۱۸......ہر سال اختتامی تقریب کے موقع پر انعامی کتب اور تقسیم اسناد میں خاصا وقت صرف ہو جاتا تھا۔ زیادہ دیر کے باعث بعض حضرات اپنے مجوزہ سفر ٹرین سے لیٹ ہوجانے کی زحمت سے دوچار ہو جاتے۔ امسال مولانا محمد انس نے اپنے رفقاء سے مشورہ کے بعد یہ ترتیب قائم کی کہ فجر کی نماز پڑھتے ہی رول نمبر کے اعتبار سے تمام ساتھیوں کو بٹھا دیا۔ شرقی جانب اسٹیج کے باعث اسٹیج سے محراب تک تمام طلباء کرام وشرکاء عظام کو ترتیب کے ساتھ بٹھایا۔ ان کے اردگرد مہمانان گرامی وزائرین کو جگہ مہیا کی گئی۔ گلہائے رنگارنگ کا دیدہ زیب، دل فریب، قابل رشک، لائق تبریک، قابل تحسین ایسا خوبصورت گلدستہ وجود میں آگیا کہ جس نے بھی دیکھا انبساط ومسرت سے مالا مال ہوگیا۔

اختتامی تقریب:

۱۹......تمام شرکاء کورس وزائرین نے انتظام کا یہ پورا دورانیہ درود شریف وذکر خفی میں خود کو مصروف رکھا۔ اس کی برکات سے اس وجدانی وروحانی محفل کی برکتوں کے نزول نے خوب اپنا اثر دکھایا۔ مانسہرہ کی جماعت کی قیادت میں جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے خصوصی مہمان خانہ سے گیارہ سوساٹھ بنڈل کتب کو اسٹیج کے گرد لاکر سٹاک کئے، جس نے بھی ان کی کثرت کو دیکھا اور اتنے بڑے اور وسیع وعریض سٹاک کو ملاحظہ کیا، مجلس کی خدمات پر نظر تحسین سے دیکھتا رہ گیا۔ دعاؤں اور نیک تمناؤں سے حاضرین نے مجلس کو نوازا۔ اب رول نمبر ایک سے بارہ سو چھ تک کل حاضر تعداد گیارہ سوساٹھ کو رفقاء نے ہر ایک کو اس کی نشست پر کتب کا بنڈل اور سند مہیا کر دی۔ اس کے بعد ذیل کے مہمانان گرامی کو اسٹیج اور اس کے ساتھ ملحقہ رکھی گئی کرسیوں پر بٹھایا۔

۲۰......صدارت: حضرت الامیر حضرت حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہم، سرپرست: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی، مہمان خصوصی: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہم مرکزی ناظم اعلیٰ، کراچی سے: مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، ملتان سے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، سیالکوٹ سے: مولانا فقیر اللہ اختر، سکھر سے: مولانا محمد حسین ناصر، حاجی بشیر احمد شیخ، حافظ عبدالقادر چاچڑ امیر مجلس پنوں عاقل، جوہر آباد سے: مولانا محمد ساجد، مفتی حسین احمد، گوجرانوالہ سے: مولانا عمر حیات، مولانا عارف شامی، مولانا محمود الرشید قدوسی، حاجی محمد امین، مانسہرہ سے: مولانا طیب آسی، تلہ گنگ سے: جناب خالد مسعود ایڈوکیٹ، عابد نعمانی، سید محمد بلال، محمد رئیس، احمد حلیم، ریاست علی، جمیل صدیقی، شکیل احمد، پشاور سے: مولانا منیب الوہاب، مولانا بصیر خان، مولانا سہیل درویش، مولانا عبداللہ، محمد عابد، محمد رفیق، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے: مولانا سعد اللہ لدھیانوی بمعہ رفقاء، بٹگرام سے: حضرت مولانا مفتی نجم الدین، مفتی محمد فیاض، مفتی ابوہریرہ، قاری عنایت اللہ، حافظ محمد نعیم واحباب کرام، کوئٹہ سے: مولانا عنایت اللہ، چنیوٹ سے: مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری عبدالحمید حامد (ضلعی مسؤلان وفاق المدارس کتب وحفظ) اور تبلیغی جماعت کے رہنمایان سمیت مہمانوں کو اسٹیج سے ملحقہ نشستوں پر جگہ فراہم کی گئی۔

۲۱......اس کے بعد اسٹیج سے تلاوت کلام الٰہی کا اعلان کیا۔ جامعہ کے شعبہ حفظ کے استاذ قاری محمد شعیب سجاد کی خوبصورت تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ حضرت الامیر مدظلہم کے رفیق سفر جناب محمد جعفر اقبال صاحب نے بڑی دھوم سے نعت شریف سے سماں قائم کر دیا۔ فقیر راقم نے کورس کے تاریخی وانتظامی امور اور تسلسل کے ساتھ اہداف و مقاصد کی طرف پیش قدمی کی افادیت سے سامعین کے سامنے گزارشات عرض کیں۔

اجلاس کے سرپرست مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مدظلہم نے کورس کے اغراض ومقاصد پر جامع خطاب فرمایا۔ شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کسی بھی قسم کی انتظامی کمی وکوتاہی پر بحیثیت میزبان کے معذرت کی۔

نقابت کے فرائض مولانا محمد انس نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا توصیف احمد نے ان کی معاونت فرمائی۔ مولانا محمد انس نے کورس کے انتظامی حوالہ سے شرکاء حضرات کا تعاون اور نظم وضبط کی پابندی پر ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ کورس کے کامیاب انعقاد پر تمام رفقاء اور شریک عمل مبلغین، منتظمین، مدرسین واساتذہ اور کارکنوں کی حسن کارکردگی اور تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل پوزیشن ہولڈرز حضرات کو باری باری ترتیب سے اسٹیج پر بلایا گیا۔ جونہی ان خوش بخت حضرات کی پوزیشنز کا اعلان کیا گیا، وہ منظر انتہائی گرم جوشی کو لئے ہوئے تھا۔

اپنے مقررہ وقت پر تکمیل کو پہنچی۔ اس کے بعد آخر میں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہم نے اختتامی دعائے خیر سے تمام شرکاء، حاضرین، زائرین ومہمانوں کو نوازا۔ آپ کی اختتامی دعا کا مرحلہ بہت ہی خشوع وخضوع اور رحمتوں کے محبط کے منظر کا حامل تھا۔ اختتامی روح پرور وجد آفریں دعا کے بعد رول نمبر ایک سے آخر تک اپنی سندوں وکتابوں کو سینے سے لگائے شرکاء محترم نے مہمانوں کے سامنے سے لائن بنا کر ترتیب سے الوداعی ملاقات وزیارت کے مرحلہ کو سر کیا۔ اس کے بعد پنڈال سے مہمانان گرامی شاداں وفرحاں روانہ ہوئے۔ چاروں طرف سے مبارک باد کی حوصلہ افزاء صدائیں بلند ہوئیں۔ مصافحوں اور معانقوں کا محبت واحترام

اسماء گرامی تقریری مقابلہ کے پوزیشن ہولڈرز طلباء کرام

نمبر شمار	رول نمبر	نام	ولدیت	رہائشی ضلع	مدرسہ	پوزیشن
1	1099	علی محمد	عبدالقیوم	کراچی	جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کراچی	اوّل
2	88	محمد حماد	راشد محمود	ہری پور	جامعہ فریدیہ اسلام آباد	دوم
3	602	محمد جابر	ممریز خان	پشاور	جامعہ اشرف المدارس کراچی	سوم

اسماء گرامی تحریری امتحان کے پوزیشن ہولڈرز طلباء کرام

نمبر شمار	رول نمبر	نام	ولدیت	رہائشی ضلع	مدرسہ	پوزیشن
1	346	امداداللہ	امین اللہ	پشین	دارالعلوم حرمزئی پشین	اوّل
2	1	محمد عثمان خلیل	خلیل احمد	مظفرگڑھ	مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر	دوم

یہ حضرات باری باری تشریف لاتے گئے اور امیر مرکزیہ حضرت حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہم، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہم اور تقریب کے سرپرست حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہم کے ہاتھوں قیمتی کتب کے انعامات وصول کرتے گئے۔

۲۲...... یوں بہت ہی مختصر وقت میں تقریب کی پوری کارروائی

بھرا وہ منظر قائم ہوا کہ رب کریم کی رحمت کے فرشتے بھی آسمانوں سے اسے دیکھ کر جھوم جھوم اٹھے ہوں گے۔

اس جھوم ودھوم کی بائیس روزہ کورس کی بابرکت مجلس، بامقصد تعلیم، مثالی نظم وضبط، برکات کا نزول، رحمتوں کا حصول، سکینہ کی رم جھم، محبتوں اور عقیدتوں کی موسلا دھار برسات میں اپنے ایمان ویقین کی بہترین صلاحیتوں سے مزین ومنوّر مقدس ومعصوم خیر کے طالب مکھڑوں کی موسم

بہار کا یہ جوبن دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا، نہ کہ بیان کرنے سے۔ ہر شخص مجلس کی ان مقبول موثر وموقر شاندار وعظیم وفخیم، وسیع وسنہری وروحانی ایمانی مسلسل خدمات پر رب کریم کی رحمت کے حضور دعاؤں سے اپنے قلب وجگر کو منوّر اور زبان وبیان کو معطر کئے ہوئے تھا۔ اللہ، اللہ تیرے کرم کے سمندروں کی کوئی انتہاء نہیں۔ اوّل بھی آپ، آخر بھی آپ توفیق دینے والے اور پھر اجر سے سرفراز کرنے والے آپ ہی ہیں۔ عظیم واکبر باری تعالیٰ اس اجتماع کو امت کے عقائد کی درستگی واستقامت اور قادیانیوں کے اسلام وایمان کا باعث اور ہدایت کا ذریعہ فرما۔ آمین برحمتك یاارحم الراحمین!

تقریب کے اختتام پر شرکاء کورس کے لئے پہلے سے الوداعی دعوت کے لئے دسترخوان سجے ہوئے تھے۔ عمدہ بریانی سے ان کی ضیافت کی گئی اور زیادہ دور والے حضرات کو سفر کے دوران کھانے کے لئے بھی پیکٹ پیش کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، میں بھول گیا کہ پورے کورس کے دوران جامعہ کے ہمسایہ جناب محمد اسلم خان صاحب مرکزی سبزی منڈی چنیوٹ سے آلو، مٹر، سبزیوں کی بوریاں یومیہ آڑھتیوں کو توجہ دلا کر لاتے رہے اور یومیہ کھانے کے نظم میں حصہ شامل کرتے رہے۔

تمام حاضرین نے کھانا سے فراغت کے بعد اپنی اپنی سواریاں لیں اور اپنی منزل کی جانب سراپا سفر ہوگئے۔ بائیس روز کی بائیس باتیں لکھ دیں، باقی کل کا کسی کو کیا پتہ۔

اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضیٰ!

اسرائیل اور مرزائیل دونوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے: حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامعہ عزیزیہ ہڈیارہ لاہور میں مولانا سید عبدالشکور کی صدارت میں منعقد ہوئی، کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی، کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جذبہ صدیقی سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لیے یہود وہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، پاکستان نے تیسری عالمی جنگ رکوانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ملکی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مفتی محمد اسامہ مصطفیٰ، مولانا عابد حنیف، مولانا زبیر جمیل، مولانا سمیع اللہ، مولانا خالد محمود، مولانا ذیشان حیدری، مولانا محمد زبیر، مولانا محمد سہیل، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد وسیم سمیت متعدد دینی ومقتدر شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ اندرون ملک وبیرونی ممالک کی کئی عدالتوں نے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کردی ہے، اسرائیل اور مرزائیل دونوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ قادیانی فتنے کا خاتمہ قریب ہے، ایک وقت آئے گا کہ تلاش کرنے کے باوجود اس دھرتی پر ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع دراصل اسلام کا دفاع ہے، قادیانی جہاں بھی جائیں گے ان کا تعاقب دلائل اور براہین سے کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرنے والے ہر وقت اسلام کی افضل ترین عبادت میں مصروف ہیں۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ گلشن رسالت کی آبیاری اور ناموس رسالت کے چراغ کو روشن کیا ہے۔ علماء کرام نے عوام سے وعدہ لیا کہ وہ قادیانی اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔ اکابرین مجلس نے ہر محاذ پر عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا دفاع کیا ہے۔ کانفرنس کے آخر میں ملکی سلامتی کے لیے دعا کی گئی۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد

رپورٹ:.... مولانا محمد سجاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فاروق اعظم کے زیرِ انتظام پانچویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ اپر ملک پورہ ایبٹ آباد میں ۱۲؍اپریل ۲۰۲۶ء بروز اتوار دوپہر ایک بجے تا مغرب تک منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مفتی نورالحق اور مولانا فضل ربی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت قاری شان الٰہی نے سعادت حاصل کی۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد مفتی محمد زبیر صلاح، ناظم حضرت مولانا سید مبشر حسین شاہ صاحب، صدر الحاج وقار خان صاحب، سرپرست حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی صاحب، سرپرست حضرت مولانا پیر عبدالوحید صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب، حضرت مولانا جواد شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد وسیم عباسی صاحب، حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب، صاحبزادہ حضرت مولانا قاضی احمد الحسینی صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب، مولانا صاحبزادہ حفظ الرحمٰن صاحب، قبلہ پیر سید حسین شاہ صاحب، مولانا فیصل صاحب، جناب ملک جنید تنولی صاحب جن کی قیادت میں بہت بڑا قافلہ شیروان سے تشریف لایا، حاجی مصطفیٰ خان صاحب، جناب قاضی شاہد اقبال صاحب، حضرت مولانا شیر محمد صاحب، مولانا حسین احمد صاحب، مولانا افتخار الحق ترابی صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا مفتی محمد سعد صاحب اور دیگر بہت سے اکابرین اسٹیج کی زینت بنے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل تنولی صاحب نے نعتیہ کلام پیش کیا، جس سے مجمع پر ایک وجد و کیف سا طاری ہو گیا۔ بعدازاں سید عزیز الرحمٰن شاہ صاحب نے خوبصورت انداز میں سید سلمان گیلانیؒ کا کلام پیش کیا۔

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مبلغ ختم نبوت اسلام آباد نے بڑی شدومد سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر زور دیا اور اکابرین ختم نبوت کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ مرکزی مبلغ و راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا، قیامت کی صبح تک اگر ایمان والوں پر کسی نبی کی محبت فرض عین ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے! مزید برآں آپ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں گرانقدر گفتگو فرمائی۔

جناب الحاج وقار خان صاحب نے قراردادیں پیش کیں، جن کی پورے مجمع نے تائید کی۔

حضرت مولانا قاری اکرام الحق صاحب نے اپنی گفتگو میں قادیانیوں کی غلیظ ترین عبارتوں اور ان کے ملحدانہ عقائد و نظریات کا پوسٹ مارٹم کیا۔ عصر کے متصل مولانا طیب صاحب کے ہونہار طالب علم نے انگلش میں ختم نبوت کے عنوان پر تقریر پیش کی، جبکہ حضرت مولانا عثمان قصوری صاحب نے خوبصورت کلام پڑھا۔

امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد زبیر صلاح صاحب نے آئے ہوئے مہمان علماء کرام و مشائخ عظام اور تمام مجمع کا شکریہ ادا فرمایا۔

مرشدِ کامل، محبوب العلماء والصلحاء بڑے استاد جی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب زیدمجدہ نے ملفوظات مبارکہ سے مجمع کو مستفید فرمایا۔

چنانچہ استاد جی نے آغاز ہی اولیاء کرامؒ کے ملفوظات سے فرمایا، گویا ہوئے: مولانا عمر پالن پوریؒ نے فرمایا: ۞... ضرورت کا مادہ اصلی ضرر ہے یعنی نقصان، اگر کوئی چیز ضرورت سے زائد استعمال ہو تو وہ نقصان دہ ہو گی جیسے موبائل وغیرہ، ۞... امام التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا: روزی کے سارے بہانے عبادت ہی ہیں

صرف نیت کا درست ہونا ضروری ہے،
۞...لاہور میں دین دو وجہوں سے پھیلا: نیک اولیاء کرامؒ کی وعظ و نصیحت سے جیسے خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے ہاتھ پر نوے لاکھ ہندوؤں نے کلمہ پڑھا،
۞... مسلمانوں کے معاملات و معیشت کے شریعت کے مطابق ہونے کی وجہ سے،
۞... ذکر و عبادت میں وساوس آنا قبولیت کی علامت ہے دلیل میں حضرت والا نے مشکوٰۃ شریف کی روایت کی طرف اشارہ فرمایا،
۞...مال و اولاد آخرت ہے لیکن غفلت ہوئی تو یہی مال و اولاد دنیا ہے، ۞...فتنہ پرور کے پاس جہنم کا دھواں ہوتا ہے دلائل نہیں اس لئے کہ دلائل تو اللہ تعالیٰ کے دروازے، گنبد خضریٰ کے سائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم اور اولیاء کرامؒ کے اتباع پر لے جاتے ہیں جو اُن تک نہ پہنچائے وہ جہنم کا دھواں ہے دلائل نہیں ہے۔

آخر میں حضرت استاد جی نے مجمع کو بیعت فرمایا، مختصر لیکن رقت آمیز انداز میں دعا فرمائی۔ مجمع کی تعداد نہایت قابل رشک اور قابلِ داد تھی، عیدگاہ میں بیٹھے ہوئے کھڑوں سے اور کھڑے بیٹھوں سے زیادہ نظر آ رہے تھے، پنڈال باوجود اپنی وسعتوں کے جگہ کی تنگی کی شکایت کر رہا تھا، سچ بات یہ ہے کہ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا ہجوم تھا پنڈال کے باہر شارع عام پر بھی ایک چہل پہل سی تھی جو کہ شملہ موڑ سے کمیونٹی ہال تک رہی۔ عظیم الشان کانفرنس منعقد کرنے اور اسے کامیاب کرانے میں محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال تھا اور اسبابی طور پر چند جماعتیں امیر محترم نے تشکیل دی تھیں۔ جنہوں نے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی محنت، کوشش و کاوش کو قبول فرمائے آمین۔ ۞

تحفظ ختم نبوت کورسز، جھنگ

جھنگ.....جھنگ شہر میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے سدِّ باب کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام تین روزہ کورسز، دروسِ ختم نبوت اور تربیتی ورکشاپس نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئیں، جو ۱۲ تا ۱۴ اپریل ۲۰۲۶ء تک جاری رہیں۔ ان پروگراموں میں شہر بھر سے علماء کرام، طلبہ، دینی کارکنان اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ یہ سلسلۂ پروگرام سید مصدوق حسین شاہ بخاری کی سرپرستی اور ممتاز عالم دین مولانا محمد سرور خان فاروقی کی نگرانی میں منعقد ہوا، جن کی کاوشوں سے مختلف علاقوں میں بیک وقت دروس اور تربیتی نشستوں کا انعقاد ممکن بنایا گیا۔ اس موقع پر مجلس کے مرکزی مبلغین مولانا مفتی محمد ارشاد فاروقی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جھنگ کے مختلف مقامات پر خصوصی بیانات فرمائے۔ انہوں نے اپنے خطابات میں عقیدۂ ختم نبوت کی قرآنی وحدیثی بنیادوں کو تفصیل سے بیان کیا اور واضح کیا کہ یہ عقیدہ دینِ اسلام کا بنیادی ستون ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ مقررین نے فتنۂ قادیانیت کے تاریخی پس منظر، اس کی فکری گمراہیوں اور امت مسلمہ کے لئے اس کے خطرات کو مدلل انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے نوجوان نسل کو خصوصی طور پر مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سوشل میڈیا اور جدید ذرائع کے اس دور میں اپنے عقائد کی حفاظت کے لئے مستند علم حاصل کریں اور ہر قسم کے فکری حملوں کا علمی و تحقیقی انداز میں جواب دینے کی صلاحیت پیدا کریں۔ یہ پروگرام جھنگ کے مختلف اہم مقامات پر منعقد ہوئے جن میں جامع مسجد اللہ والی، مدرسہ امِ ایمن للبنات (محلہ حیدری)، جامع مسجد شیریں، جامع مسجد علی المرتضیٰ، جامع مسجد رحمت للعالمین (محلہ اسلام آباد)، جامع مسجد ایثار القاسمی المعروف لال مسجد، جامع مسجد رحمانیہ (بلاک نمبر ۷)، جامع مسجد فاروقیہ، جامع مسجد نور الٰہی المعروف گادھیاں والی اور مدرسہ علومِ شرعیہ نزد اسٹیشن چوک ٹوبہ روڈ شامل ہیں۔ ہر مقام پر مقامی عوام نے بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور پروگراموں کو سراہا۔ پروگراموں کے دوران سوال و جواب کی نشستیں بھی منعقد ہوئیں جن میں شرکاء نے عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے متعلق اپنے سوالات پیش کیے، جن کے علماء کرام نے تسلی بخش اور مدلل جوابات دیے۔ اس عمل سے شرکاء کے علمی و فکری اشکالات کا ازالہ ہوا اور ان کے عقائد میں مزید پختگی پیدا ہوئی۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں اس امر پر زور دیا کہ موجودہ دور میں ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے اجتماعی کوششیں ناگزیر ہیں۔ انہوں نے والدین، اساتذہ اور دینی اداروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ نئی نسل کی صحیح اسلامی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے اور انہیں ایسے فتنوں سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کیے جائیں۔ اختتام پر اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک وملت کی سلامتی، امتِ مسلمہ کے اتحاد اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خصوصی دعائیں کی۔

نعت شریف

محمد ﷺ کی فدائی ہوں محمد ﷺ رہنما میرے
میں امت ہوں محمد ﷺ کی محمد ﷺ پیشوا میرے

خدایا بھیج دے مجھ کو مدینے کی طرف جلدی
میں اپنا حال بتلاؤں وہاں غمخوار ہیں میرے

محمد ﷺ کی جدائی کے سہوں میں کب تلک صدمے
ٹھنڈک میری آنکھوں کی ہیں وہ نور بصر میرے

نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے کہ مَن ھٰذا
کہوں گی ابن عبداللہ محمد مصطفیٰ ﷺ میرے

تیرے صدقے میرے آقا تیرے قدموں کے صدقے سے
خدا دھودے سبھی دفتر سیاہ کاری جو ہوں میرے

میرے چھوٹے بڑے شیدا ہیں تم پر یا رسول اللہ
میری اولاد قرباں اور فدا ماں باپ ہیں میرے

میں کہتی ہوں یہ رورو کر سنو اے قافلے والو!
مجھے بھی ساتھ لے جاؤ وہاں سردار ہیں میرے

جماعت یہ مسلمانوں کی سب لبیک کہتی ہے
چلے مہمان گھر اس کے جو سید ابرار ہیں میرے

محمد ﷺ کی شفاعت کی سبھی امید رکھتے ہیں
کروں گی میں بھی قدموں پر کہ خالی ہاتھ ہیں میرے

محمد ﷺ تیری گلیوں میں پھروں گی مثل مجنوں میں
کہ حجرہ میں خوابیدہ صاحب معراج ہیں میرے

میں کہتی ہوں کہ اے لوگو! مجھے للہ بتلاؤ
کہ ختم المرسلین ﷺ کا گھر ساقی کوثر جو ہیں میرے

شہنشاہوں کے شاہوں سے یہی ہے آرزو میری
بلا لو اب مدینے میں کہ دم دو چار ہیں میرے

شہ لولاک کی بستی منقش دل پر ہے میرے
حرم کے پانچ دروازے مفرح قلب ہیں میرے

خوشا قسمت کبوتر ہیں جو مجھ سے لے گئے بازی
گٹکتے بولتے صلِ علیٰ ختم المرسلین ﷺ میرے

میری ڈوبی ہوئی کشتی خدایا بحر عصیاں میں
نکالیں گے میرے آقا وہی ہیں نا خدا میرے

کلام:.... محترمہ بلقیس صاحبہ مرحومہ، والدہ ماجدہ حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ

(1944ء میں سفر حج کے موقع پر نظم لکھی گئی)

REGD. SS. 160

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسولؐ میں

70 سال

بعد دوسرا ایڈیشن شائع ہو کر مارکیٹ کی
زینت بن چکا ہے۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعۂ
کلام کو پہلی مرتبہ ان کی زندگی میں
(مارچ 1955ء) میں شائع کیا گیا تھا۔

قیمت
150
روپے

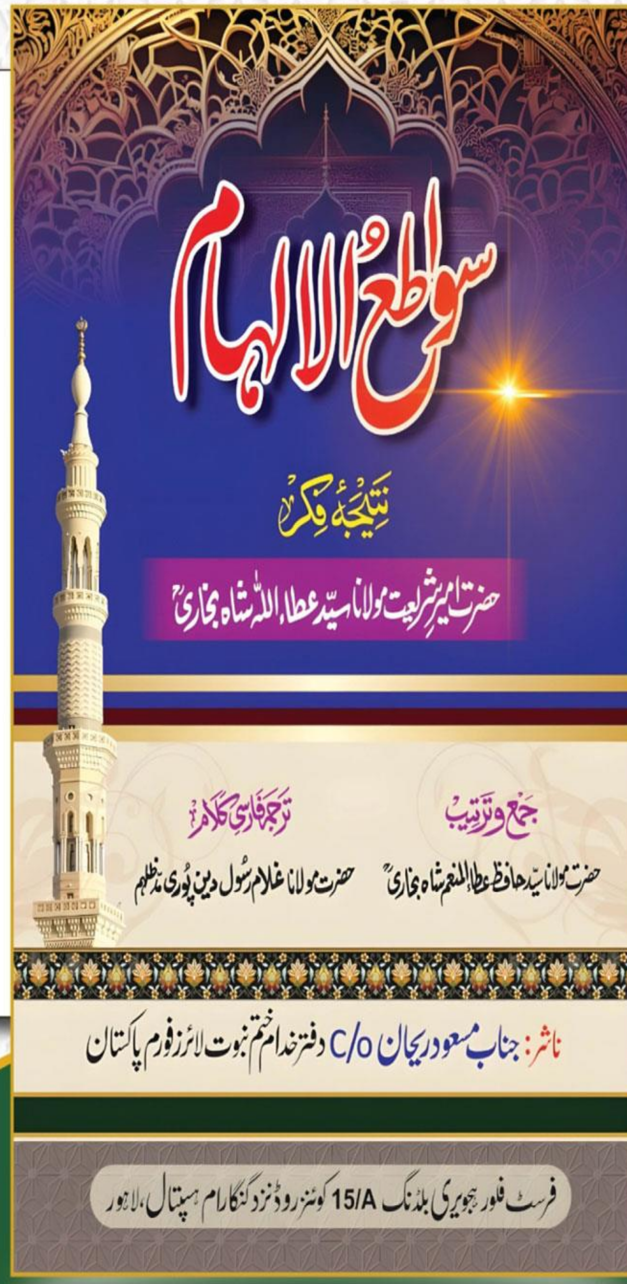

برائے رابطہ

کراچی	ملتان	لاہور	سیالکوٹ
0332-24 54 681	0303-73 96 203	0300-49 81 840	0300-74 42 857
0333-30 88 696	0327-16 51 967	0333-49 81 840	